

(جلدنبر)

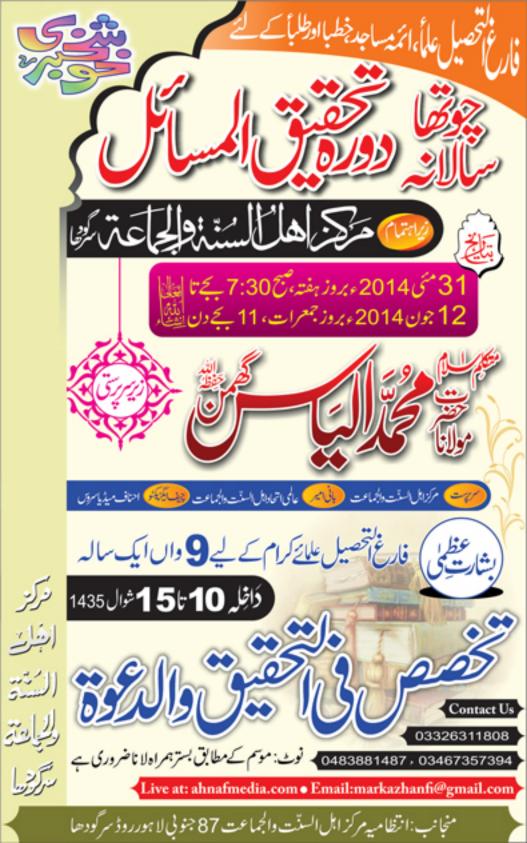






پانی دم کرنے کی سائنسی تحقیق







## فهرست

باك ذنب قُتِلُت
ادار پ
بی بی زہراء بتول جگر گوشه رسول
مولانا نجيب احمسه متاسسى
بچوں کے نام کیسے رکھے جائیں؟
مسيسر زابد
کم سن" مال"اور حقوقِ انسانیت کے "ٹھیکے دار"
معيد الثه
پانی دم کرنے کی سائنسی شخفیق
جنت کا دروازه
عبدالمسالك
وہ اسلام کا غدار ہے!
حسافظ مستيع الله طساهر
صنفِ نازکروپ بهروپ
المِلبِ مفتی سشبیر احمید حنفی
حکومت بڑی" کرپٹ" ہے !!
مجسد اعجباذ
بد نظری اور پرده
اہلیہ ڈاکٹر مجب مسیزمسل

## درسِ قر آن

بسم الله الرحن الرحيم والحمد لله رب العلمين ـ الرحن الرحن الرحن الرحن الرحن الرحن الرحن الرحن الرحيم الرحيم الدين ـ اياك نعبدواياك نستعين ـ اهد نا الصراط المستقيم. صراط الذين انعمت عليهم ولا الضالين وآمين

## خلاصة تفسير:

شروع كرتا ہوں اللہ كے نام سے جوبڑے مہربان نہايت رحم كرنے والے ہیں (الحمد ملله دب العلمين)سب تعریفیں الله کولائق ہیں جو مرتی ہیں ہر ہر عالم کے ( مخلو قات الگ الگ جنس ایک ایک عالم کہلاتا ہے ، مثلاً عالم ملا تکه ، عالم انسال ، عالم جن) الرحمن الرحيم جو بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے ہیں ملك يوم الدين جومالك ہيں روزِ جزاكے (مراد قيامت كادن ہے جس ميں ہر شخص اينے عمل كا برله پاوے گا)ایاك نعدى واياك نستعين ہم آپ ہى كى عبادت كرتے ہيں اور آپ ہی سے درخواست اعانت کرتے ہیں ،اهد نأ الصراط المستقيمہ بتلاد يجيونهم كورسته سيرها (مراد دين كاراسته ع) صراط الذين انعمت عليهم راسته ان لو گول كاجن پر آپ نے انعام فرمایا (مراد دین کا انعام)غیر المغضوب علیهم ولا الضالین نه راستہ ان لو گوں کا جن پر آپ کا غضب ہوا، اور نہ ان لو گوں کا راستہ جو راہتے سے گم ہوگئے (راہ ہدایت جیوڑنے کی دووجہ ہوا کرتی ہیں ،ایک توبیہ کہ اس کی پوری تحقیق نہ کی جائے ضالین سے ایسے لوگ مراد ہیں، دوسری وجہ بیہ ہے کہ تحقیق یوری ہونے کے باوجو داس پر عمل نہ کرے ، مغضوب علیهم سے ایسے لوگ مر ادہیں ، کیونکہ جان بوجھ کر خلاف کرناز یادہ ناراضی کا سبب ہو تاہے)

#### درس حدیث

حدیث کی کتابوں میں درج ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا": اے لوگو!اللہ کی طرف رجوع کرواور اسی سے مغفرت مانگو، میں بھی ہر روز سو مرتبہ اس کی طرف رجوع کرتاہوں"

سیدناابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بیہ فرماتے سنا'': اللہ کی قشم! میں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ سے تو یہ اور استغفار کرتا ہوں''

خادم رسول صلی الله علیه و آله وسلم سید ناابو حمزه انس بن مالک انصاری رضی الله عنیه و آله وسلم سید ناابو حمزه انس بن مالک انصاری رضی الله عنیه سے که رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نے فرمایا": الله تعالی اپنی بندے کی توبه پر اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی سواری جنگل میں گم ہونے کے بعد مل گئی ہو (جتنی خوش اسے ہوگی الله تعالی توبه کرنے والے سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں)"

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا":اللہ تعالیٰ ایپ بندے کی توبہ پر جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر تاہے،اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی سواری جنگل میں گم ہو گئی، جس پر اس آدمی کے کھانے پینے کاسامان تھا، سووہ اس سے ناامید ہو گیا پھر مایوسی اور ناامیدی کی حالت میں ایک در خت کے سائے تلے لیٹ گیا۔ پس جب وہ اس پریشانی میں مبتلا تھاتو حالت میں ایک در خت کے سائے تلے لیٹ گیا۔ پس جب وہ اس پریشانی میں مبتلا تھاتو ناگہاں اس کی سواری اس کے قریب آگھڑی ہوئی، اس نے سواری کی لگام تھام لی، پھر اس نے فرطِ مسرت سے اس طرح کہہ دیا:"اے اللہ!تومیر ابندہ ہے اور میں تیر ارب ہوں۔"اس نے بہت زیادہ خوشی کی وجہ سے غلطی کی (یعنی الٹ کہہ دیا)۔"

## بأك ذنب قُتِلُت

اداربه

اس سے پہلے کہ ہم مندرجہ بالا عنوان کی وضاحت پیش کریں ایک رپورٹ ملاحظہ فرمائیں: "ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکتان کی جانب سے انسانی حقوق سے متعلق سالانہ رپورٹ برائے 2013 جاری کردی گئی ہے۔ جس کے مطابق گزشتہ سال جبری گمشدگی کے 90 سے زائد واقعات رپورٹ ہوئے جبکہ جبری لا پتہ افراد میں سال جبری گمشدگی کے 90 سے زائد واقعات رپورٹ ہوئے جبکہ جبری لا پتہ افراد میں سے 129 کی مسخ شدہ لاشیں برآمہ ہوئیں۔ 11 صحافیوں کو فرائض کی انجام دہی کے دوران قتل کردیا گیا، کراچی میں 3 ہزار 218 افراد ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ ہے، 45 خود کش حملے میں 694 جبکہ 31 ڈرون حملوں میں 199 افراد اور 200 سے زائد فرقہ وارانہ حملوں میں 694 فراد لقمہ اجل ہے۔ رپورٹ کے مطابق ملک بھر میں قتل کر قبہ فرقہ وارانہ حملوں میں 186 فراد لقمہ اجل ہے۔ رپورٹ کے مطابق ملک بھر میں قتل کے 14 ہزار سے زائد مقدمات درج کئے گئے، 800 خوا تین نے خود کشی کی جبکہ غیرت کے نام پر قتل کیا اش میں قتل کردیا گیا۔ گزشتہ سال 869 خوا تین کو غیرت کے نام پر قتل کیا گیا۔ "

یہ قبل از اسلام کی بات ہے کہ جب اُن کھلی کلیوں کو شگفتہ بننے سے قبل ہی مُسل دیا جاتا تھا، گور غریباں میں ان کو ہمیشہ ہمیش کی نیند سلادی جاتی، حواکی بیٹی کے ساتھ زمانہ جاہلیت سے اب تلک نارواسلوک کی داستانِ غم مسلسل تاریخ کے اوراق میں رقم ہوتی چلی آر ہی ہے۔ کرب والم کا جا نکاہ اور روح فرساوہ لمحہ سبھی نے کئی بار اپنی میں رقم ہوتی چلی آر ہی ہے۔ کرب والم کا جا نکاہ اور روح فرساوہ لمحہ سبھی نے کئی بار اپنی آر تکھوں سے ضرور دیکھا ہو گا جب سسی نیکی کی ماں کو" مبار کباد" دی جاتی ہے۔ جب کوئی اینا اپنا حق سبھے ہوئے ناک بھوں چڑھا کریوں لب کشائی کرتا ہے:"اچھا ماشاء اللہ! نیکی ہوئی ہے، ۔۔ چلیں!کوئی بات نہیں، پریشان نہ ہوں۔ اللہ بیٹا بھی دے گا۔ "

عرب کے جس مزاج اور رویے کو ہم "جاہلیت" کہتے ہیں وہ اور آج کے دور

کے ہمارے مزاج ورویے میں صرف زمانے کی تقدیم تاخیر کا فرق نہیں بلکہ ایک اور

بھی فرق خوب واضح نظر آتا ہے۔ وہ یہ کہ عرب کا بدو، گنوار، اجڈ، جاہل صرف پیدا

ہونے والی بچیوں کو گڑھے کھود کر داب دیتا اور شرم وعار کی خود ساختہ دلدل سے باہر

نکل آتا تھا۔ لیکن آج کا پڑھا لکھا، سلجھا ہوا، باشعور صرف نئی آ تکھیں کھولنے والی بچی

کو ہی نہیں بلکہ اس سے اپنی آ تکھوں کو قرار بخشنے والی" ماں" کو بھی موت کی جھینٹ

چڑھا دیتا ہے۔ صرف وطن عزیز پاکتان میں گزشتہ سال کی رپورٹ اس دعویٰ کی
صدافت پر مضبوط دلیل ہے۔

اسلام کوزائد از ضرورت تصور کرنے والا ہمارا معاشرہ کیا جانے کہ بیٹی کتنی بڑی اور عظیم خدا کی نعمت ہے۔ میرے اور ہم سب کے بیارے نبی، آخر الزمان خاتم النبیین، خدا کے لاڈلے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ کا فرمان ہے جس کے ہاں دو بچیاں ہوئیں اوراس نے ان کی اچھی تعلیم و تربیت کی تو وہ دونوں اسے جنت میں داخل کروائیں گی اور دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ جس گھر میں تین لڑ کیاں ہوں اس گھر میں رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں ہرباپ کو یہ تلقین کی گئی ہے جب بازار سے کوئی کھانے
پینے کی چیز لاؤ تو پہلے لڑکی کو دو بعد میں لڑکے کو دو، کیونکہ لڑکی کا دل نرم و نازک ہو تا

ہے۔ د نیائے کے تمام مذاہب و ادبیان میں صرف اسلام ایسا دین ہے جس نے بیٹی
کو باعث سعادت قابل فخر قرار دیا اور ان کے ساتھ ہمدر دی و عمکساری کا جذبہ دیا ہے۔
صیحے بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ جولوگ اپنی لڑکیوں کو بیار و محبت سے
پرورش کریں گے تو وہ بچیاں بروز محشر جہنم سے آڑبن جائیں گی۔

پرورش کریں گے تو وہ بچیاں بروز محشر جہنم سے آڑبن جائیں گی۔

مسلم میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ

رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم نے ارشاد فرمایا که جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک که وہ بالغ ہو گئیں تو میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح ہوں گئیں تو میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح ہوں گئیر آپ نے اپنی دوانگلیوں کو ملایا۔

سنن ابی داؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماسے مروی ارشاد نبوی ہے کہ جس کے گھر لڑکی پیداہو پھروہ اس کو زندہ دفن نہ کرے نہ ہی اس کو ذلیل سمجھے اور نہ ہی لڑکے کو اس پر اہمیت دے تواللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ بیٹی کو جنم دینے پر اس کے مال کو قتل کر دینے کے محض ایک سال کے عرصے میں مختاط اندازے کے مطابق 56 واقعات کیا اس بات کی غمازی نہیں کرتے کہ ہم دور جاہلیت میں ہیں۔ نہیں بلکہ اس سے بھی ایک قدم آگے۔

رپورٹ پڑھ کر میں یہ سوچ رہاتھا کہ روز محشر جب وہ بچیاں جن کو عرب کے جاہلوں نے زندہ زمیں میں گاڑدیاتھا، اٹھیں گی اور ان ظالموں کے گریبانوں کو چاک کر کے بیہ صدابلند کریں گی جس سے خدا کا عرش بھی کانپ اٹھے گا۔ بای ذنب قتلت۔ [ہم] کس جرم کی پاداش میں قتل کر دی گئی تھیں۔ عین اسی وقت بیٹیوں کو جنم دے کر قتل ہونی والی مائیں بھی اٹھ کر اپنا مقدمہ باری تعالیٰ کے دربار میں سنائیں گی۔ ہزار کرب، دکھ اور غم ان کے لیجوں میں اتر اہو اہو گا اور ان کی زبان سے بھی [غالباً] یہی الفاظ نکل رہے ہوں گے بای ذنب قتلت۔ تو کون ایسا ہے جو اس وقت خدائی قہر و جلال کے سامنے دم مار سکے۔ سوچتا ہوں کہ میر انام نہاد پڑھا لکھا مسلمان بھی اسلام کے گھریلو نظام کو بھی پڑھ لیتا جس میں الفت، مودت، رافت اور انس و محبت کا درس ہے تو محشر کے دن کی شر مندگی اور ہمیشہ کی ذلت سے نے جاتا۔



# بی بی زهر اء بتول..... حبگر گویشه رسول

مولانا نجیب احمد قاسمی ریاض، سعودی عرب

#### حضرت فاطمه رضى الله عنها كي ولادت:

حضرت حسن وحضرت حسین رضی اللہ عنہما کی والدہ اور نبی اکرم صلی اللہ عنہا کی والدت ' علیہ وسلم کی سب سے جھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہر اءرضی اللہ عنہا کی ولادت ' بعثت نبوی سے تقریباً پانچ سال قبل حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تقریباً 35 سال تھی۔ اور یہ وہ وقت تھاجب کعبہ کی تعمیر نوہور ہی تھی۔ اسی تعمیر کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین تدبیر کے ساتھ حجر اسود کو اس کی جگہ رکھ کر باہمی جنگ کے بہت بڑے خطرے کو ٹالا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وسلم کی اس تدبیر نے عرب کے تمام قبائل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت واحترام میں اضافہ کر دیا تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولا د نرینہ کی وفات بالکل بچپن ہی میں ہوگئی تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تینوں بیٹوں میں سے کوئی بھی بیٹا2۔ 3سال سے زیادہ باحیات نہ رہ سکا۔ چاروں بیٹیوں میں سے بھی تین کی وفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ِمبار کہ ہی میں ہوگئی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں بیٹیوں میں سے کوئی بھی بیٹی 30 سال سے زیادہ باحیات نہ رہ سکی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہات و محبت کا کی زندگی کے آخری سالوں میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہات و محبت کا مرکز فطری طور پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بن گئی تھیں، یوں بھی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جہت ہی چہتی بیٹی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاروں بیٹیاں مدینہ منورہ کے مشہور قبرستان (البقیع) میں مدفون ہیں۔

## حضرت فاطمه رضى الله عنها كى تربيت:

حضرت فاطمہ زہراءرضی اللہ عنہانے اپنی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا 15 اللہ عنہا کے زیر سایہ تربیت اور پرورش پائی۔ ابھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سال کی تھیں کہ ماں کی شفقت سے محروم ہو گئیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خصوصی تربیت فرمائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا (مربیہ) حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بنت اسد نے عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ؛ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد نے مجمد وضت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تربیت اور پرورش میں ایک اہم کر دار ادا کیا۔ ان کے علاوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں ہے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں ہے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں ہے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں ہے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں ہے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں ہے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں ہے بھی حضرت فاطمہ کی بہنوں ہے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہنوں ہے بھی حضرت فاطمہ کی بہنوں ہے بھی حضرت فاطمہ کی بہنوں ہے بھی بھی ہے بھی حضرت فاطمہ کی بھی ہے بھی ہے بھی بھی ہے ب

حضرت فاطمه رضی الله عنها نبی اکرم صَالَّاتَیْمُ کے مشابہ تھیں:

حضرت فاطمه رضی الله عنها جس وقت چلتیں تو آپ کی چال ڈھال رسول

الله صلی الله علیه وسلم کے بالکل مشابہ ہوتی تھی (صحیح مسلم) اسی طرح حضرت عائشہ رضی الله عنہا کی روایت ہے کہ میں نے اٹھنے بیٹھنے اور عادات واطوار میں حضرت فاطمہ رضی الله عنہا ہے زیادہ کسی کو رسول الله صلی الله علیه وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا۔ (ترفدی) غرضیکہ حضرت فاطمہ رضی الله عنہا کی چال ڈھال اور گفتگو وغیرہ میں رسول الله صلی الله علیه وسلم کی جھلک نمایاں نظر آتی تھی۔

## ر سول الله صَلَّالَيْهُمْ كَى خدمت:

حضرت فاطمہ زہراءرضی اللہ عنہا بجین سے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی خدمت کرتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں نماز پڑھ رہے تھے، قریش کے چند بدمعاشوں نے اونٹ کی او جھڑی لاکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈال دی اور خوشی سے تالیاں پیٹنے گے۔ کسی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی تو وہ دوڑی دوڑی آئیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پرسے او جھڑی کو اتار کر بھینکا۔

اسی طرح ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ کسی بدبخت نے مکان کی حصت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر گندگی جینک دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں گھر تشریف لائے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہانے یہ حالت دیکھی تو رونے لگیں اور پھر سر مبارک اور کپڑوں کودھویا۔

حضرت فاطمه رضى الله عنها نه صرف عمومى حالات مين بلكه سخت ترين

حالات میں بھی نہایت دلیری اور ثابت قدمی سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتی تھیں چنانچہ جنگ احد میں جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوگئے تھے اور پیشانی پر بھی زخم آئے تھے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا احد کے میدان پنچیں اور اپنے والد محترم کے چہرے کوپانی سے دھویا اور خون صاف کیاغر ضیکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہانے اپنے والدکی خدمت کاحق ادا کیا۔

#### مدینه منوره کو ہجرت:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بچین دین کے لئے تکلیفیں سہنے میں گزراحتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی ایذاؤں سے بچنے کے لئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کور فیق سفر بناکر مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل وعیال کو مکہ مکر مہ میں چھوڑ گئے ہے۔ کچھ مدت کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل وعیال اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اہل وعیال کو مدینہ منورہ بلانے کا انتظام کیا۔ اس طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے والد کے پاس مدینہ منورہ ہجرت فرما گئیں۔

## حضرت فاطمه رضى الله عنها كا زكاح:

یں غزوہ کبدر کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہاکا نکاح اپنے چپازاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ خود ان بن ابوطالب کے ساتھ کر دیا۔ مند احمد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ خود ان کی زبانی نقل کیا گیا ہے: جب میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں اپنے نکاح کا پیغام دینے کا ارادہ کیاتو میں نے دول میں) کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے ، پھریہ کام کیو نکر انجام پائے گا؟لیکن اس کے بعد ہی دل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت اور نوازش کا خیال آگیا۔لہذا میں نے حاضر خدمت ہو کر پیغام نکاح دے دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگیا۔لہذا میں نے حاضر خدمت ہو کر پیغام نکاح دے دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال فرمایا: تمہارے پاس (مہر میں دینے کے لئے) پچھ ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو (فروخت کرکے مہر میں) ہاں وہ تو موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو (فروخت کرکے مہر میں)

﴿ وضاحت ﴾ اہل سیر ومؤرخین نے تحریر کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہ فروخت کی تھی جو حضرت عثان غنی رضی اللہ عنہ نے درخی اللہ عنہ نے حضرت عثان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بیے زرہ بطور ہدیہ واپس کر دی تھی۔ اِس واقعہ سے مہر کی ادائیگی کی اہمیت کا اند ازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر کی ادائیگی کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پہندیدہ چیز کو فروخت کر ادیا تھا۔

### حضرت فاطمه رضى الله عنها كامهر:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مہر کی مقدار کے متعلق چند روایات وارد ہوئی ہیں جن کا خلاصۂ کلام ہیہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر 400 درہم سے

500 در ہم کے در میان تھا۔ در ہم چاندی کا ایک سکہ ہوا کر تا تھا جو عموماً 2.975 گرام چاندی پر مشتمل ہو تا تھا۔ جس کو امت مسلمہ مہر فاطمی سے جانتی ہے۔ پی زاد میں کرزوع میں میں کا حق میں ماس کہ زیاج کی دقیق متعلق میں قبل

﴿وضاحت﴾ : مهر عورت کاحق ہے، اس کو نکاح کے وقت متعین اور رخصتی ہے قبل اداکر ناچاہئے۔ مہر میں حسب استطاعت در میانہ روی اختیار کرنی چاہئے نہ بہت کم اور نہ بہت زیادہ۔ اللہ تبارک و تعالی نے اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر قر آن کر یم میں تقریباً ہم جگہوں پر مہر کاذکر فرمایا ہے، لہذا ہمیں مہر ضر ور اداکر ناچاہئے۔ اگر ہم بڑی میں تقریباً ہم جگہوں پر مہر کاذکر فرمایا ہے، لہذا ہمیں مہر ضر ور اداکر ناچاہئے۔ اگر ہم بڑی رقم مہر میں ادا نہیں کر سکتے ہیں اور لڑکی کے گھر والے مہر میں بڑی رقم متعین کرنے پر بھند ہیں جیسا کہ ہمارے ملکوں میں عموماً ہو تاہے، تو ہمیں حسب استطاعت کچھ نہ ہم ضر ور نقد اداکر نی چاہئے (اور باتی مؤجل طے کر لیں) جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زرہ فروخت کر اکے مہر کی ادائیگی کر ائی۔ آج ہم جہیز اور شادی کے اخراجات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں لیکن مہر کی ادائیگی جو اللہ تعالی کا حکم ہے اس سے کتر اتے ہیں۔

## حضرت فاطمه رضى الله عنها كاجهيز:

تمام روایات کو جمع کرنے کے بعد جنت میں ساری عور توں کی سر دار کا جہیز صرف چند چیز وں پر مشتمل تھا:

- 1: ایک جاریائی
  - 2: ایک بچھونا
- ایک چڑے کا تکیہ (جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی)

4: ایک چکی (بعض روایات میں 2 چکیوں کا تذکرہ ہے)

5: دومشکیزے(جس کے ذریعہ کنوئیں وغیرہ سے پانی بھر کے لایاجا تاہے)

﴿وضاحت﴾: حضرت فاطمه رضي الله عنها؛ نبي اكرم صلى الله عليه وسلم كي سب ہے زیادہ پیاری اور چیبتی صاحبزادی تھیں، ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی عور توں کی سر دار بتایا ہے،ان کی شادی کس ساد گی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انجام دی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس کا تذکرہ کیا ، آپ خاموش رہیں جو رضامندی کی دلیل ہواکر تی ہے۔ آپ صلی اللّٰدعلیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللّٰدعنہ کے نکاح کے پیغام کو قبول فرمالیا اور مہر متعین کرکے اسی وقت چند صحابۂ کرام کی موجود گی میں نکاح پڑھادیا۔ چند ماہ بعد سادگی کے ساتھ رخصتی ہوگئ۔ کتب حدیث و تاریخ میں مذکورہے که رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی الله عنها کو جو جہیز دیا تھاوہ در حقیقت اسی رقم سے خرید اتھاجو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بطور مہر ادا کی تھی۔اور جہیز بھی انتہائی مخضر تھا جس کے لئے حضور اکر م صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کسی سے ادھار لیااور نہ اس کی فہرست لو گوں کو د کھائی اور نہ جہیز کی چیزوں کی تشهير کي۔

آج بیشتر لوگ جہیز میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں خواہ اس کے لئے کتنی بھی رقم ادھار لینی پڑے اور نہ چاہتے ہوئے بھی ہر شخص کسی نہ کسی حد تک اس میں مبتلا ہے جس کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے، کیونکہ جہیز کی کثرت کی وجہ سے بے شار لڑک اور لڑکیاں شادی سے رکے رہتے ہیں اور سان میں متعد دہرائیاں پھیلنے کا سبب بھی جہیز ہے۔ لڑکے یاان کے گھرانے کی طرف سے اب جہیز کے لئے متعین سامان یا پیسوں کا عموماً مطالبہ بھی ہونے لگاہے، نیز جہیز دینے کے پیچھے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا جذبہ بھی کار فرما ہوتا ہے خواہ اس کے لئے ناجائز طریقوں سے مال حاصل کر کے ہی خرچ کرنا پڑے، جو حائز نہیں ہے۔

## حضرت فاطمه رضى الله عنها كي رخصتي:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی صرف اس طرح ہوئی کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دولہا کے گھر بھیج دیا۔ یہ دونوں جہاں میں سب سے افضل بشر کی صاحبزادی کی رخصتی تھی جس میں نہ دھوم دھام نہ پاکی اور نہ روپیوں کی بھیر، نہ حضرت علی گھوڑے پر سوار ہوئے، نہ حضرت علی سوار ہوئے، نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بارات چڑھائی، نہ آتش بازی کے ذریعے اپنامال پھونکا۔ دونوں طرف سے سادگی سے کام لیا گیا، قرض ادھار لے کر کوئی کام نہیں کیا گیا۔ آج ہم سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعوے کرتے ہیں لیکن ان کی اتباع اور اقتداء میں اپنی اور خاندان کی ذلت اور عار سیجھتے ہیں۔

#### وليمه:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوسرے روز (مخضر) اپنا ولیمہ کیا جس میں سادگی کے ساتھ جو میسر آیا کھلادیا۔ ولیمہ میں جو کی روٹی، کھجوریں، حریرہ، پنیر اور گوشت تھا۔

گوشت تھا۔

(زاد المعاد)

## کام کی تقسیم :

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی خادم یا خادمہ نہیں تھی، اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے در میان کام کو اس طرح تقسیم کر دیا تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کے اندر کے کام کیا کرتی تھیں مثلاً چکی سے آٹا پینا، آٹا گوند ھنا، کھانا پکانا اور گھرکی صفائی وغیرہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے باہر کے کام انجام دیا کرتے تھے۔

## نشبيج فاطمى:

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پچھے غلام اور باندیاں آئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مشورہ دیا کہ اس موقع پرتم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاکر ایک خادمہ کا مطالبہ کرو، جو تمہاری گھریلو ضروریات میں تمہارے ساتھ تعاون کرسکے۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اسی غرض سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ساتھ تو سلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر سے میں حاضر ہوئیں۔ اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تجھ لوگ حاضر سے وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو اس وقت خضرت علی رضی اللہ عنہا تو حیا کی بنا پر اللہ عنہ بھی موجود شے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ بیٹی فاطمہ!

خاموش رہیں، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! چکی پینے کی وجہ سے فاطمہ کے ہاتھوں میں چھالے اور مشکیزہ اٹھانے کی وجہ سے جسم پر نشان پڑ گئے ہیں۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ خادم ہیں تو میں نے ہی ان کو مشورہ دیا تھا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادم طلب کرلیں تاکہ اس مشقت سے نج سکیں۔ حضور اگرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اے فاطمہ! کیا تمہیں ایک ایک چیز نہ بتادوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ جب تم رات کو سونے لگو تو 33 مرتبہ سجان اللہ ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ (ابو داؤد ج 2 ص 64) غرضیکہ آپ انے اپنی چیتی بیٹی کو خادم یا خادمہ نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کا بہترین بدلہ یعنی تسبیحات عطا فرمائیں، ان تسبیحات کو امت مسلمہ تسبیح فاطمی کے نام سے جانتی ہے۔

## حضرت فاطمه رضی الله عنها کے بعض فضائل ومناقب:

اللہ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے توسب سے آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے توسب سے آخر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے تشریف لے

جاتے تھے۔ (مشکوۃ شریف)

﴿ حضرت حذیفه رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی الله علیه وسلم نے اس وقت فرمایا کہ بے شک میہ فرشتہ ہے جوز مین پر آج کی اس رات سے پہلے کہی نازل نہیں ہوا، اپنے رب سے اجازت لے کر مجھے سلام کرنے اور میہ بشارت دینے کے لئے آیا ہے کہ یقیناً حضرت فاطمہ رضی الله عنها جنت کی عور توں کی سر دار ہیں اور حضرت حسن وحضرت حسین رضی الله عنها جنت کی عور توں کی سر دار ہیں اور حضرت حسن وحضرت حسین رضی الله عنها جنت کے جوانوں کے سر دار ہیں۔

(مشكوة شريف)

#### وفات نبوي اور حضرت فاطمه رضي الله عنها:

حضرت فاطمہ زہراءرضی اللہ عنہا کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بہت شدیدرنج ہواتھا، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے بعد انہوں نے خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایسی بات کہی تھی جس سے اُن کے دلی کرب و بے چینی کا اظہار ہوتا ہے اور جو اُن کے دلی غم کی عکاسی کرتا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہانے فرمایا: اے انس! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر مٹی ڈالناتم لوگوں نے کس طرح گوارا کرلیا۔

(مشکوة شریف) حضرت فاطمه رضی الله عنها کی والده حضرت خدیجه رضی الله عنها، تین بهنیس اور تمام چیوٹے بھائی حضرت فاطمه رضی الله عنها کی زندگی میس ہی وفات یا گئے تھے۔ اور پھر آخر میں آپ کو بہت چاہنے والے باپ کی وفات ہو گئی، باپ کی وفات پر جتنا بھی رنج ہوا ہو، کم ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انقال پر اگر چہ حضرت فاظمہ رضی اللہ عنہا نہت مغموم رہا کرتی تھیں اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت فاظمہ رضی اللہ عنہا بہت مغموم رہا کرتی تھیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت فاظمہ رضی اللہ عنہا سے معموم رہا کرتی تھیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت فاظمہ رضی اللہ عنہا صرف اللہ عنہا صرف اللہ عنہا صرف ماہ

#### حضرت فاطمه رضى الله عنها كي اولاد:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تین صاحبزادے حسن، حسین اور محسن رضی اللہ عنہما پیدا ہوئیں۔ محسن رضی اللہ عنہم اور دوصاحبزادیاں زینب اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما پیدا ہوئیں۔ حضرت محسن رضی اللہ عنہ کا انتقال بچین میں ہی ہو گیا تھا۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے ذریعہ ان کے نانامحترم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کاسلسلۂ نسب چلا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے جو نسل چلی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سمجھی گئی ورنہ قاعدہ یہ کے مانسان کی نسل اس کے بیٹوں سے چلتی ہے۔

#### حضرت فاطمه رضى الله عنها كي وفات:

نبی اکرم صلی الله علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً چچھ ماہ بعد حضرت فاطمہ رضی الله عنها چندروز کی علالت کے بعد 3ر مضان المبارک 11 ہجری کو بعد نماز مغرب 29 سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں اور عشاء کی نماز کے بعد دفن کر دی گئیں۔

# بچوں کے نام کیسے رکھے جائیں؟

میر زاہد مکھیالوی،انڈیا

اسلام دین فطرت ہے جو انسانی زندگی کے تمام افعال واعمال اورا قوال واحوال پر محیط ہے اور انسانی عظمت کا نقیب ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں اس کی صالحانہ رہنمائی موجود ہے، نومولود بچول کے اچھے معنی دارنام تجویز کرنے مہمل اور بے معنی ناموں سے احرّ از کرنے کے سلسلہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث شاہد عدل ہیں، چنداحادیث ملاحظہ فرمائیں:

عن ابى الدرداء رضى الله تعالى عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم تدعون يوم القيمة باسمائكم واسماء آبائكم فأحسنوا اسمائكم . (رواه احمر، ابوداور، مشكوة: 408)

حضرت ابودرداءرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تم اپنے اوراپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤگے لہذا اچھے نام رکھاکرو۔

عن ابن عباس رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق الولد على الوالدان يحسن اسمه و يحسن ادبه.

(رواه البيهقي في شعب الايمان)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہماسے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاباپ پر بچہ کا میہ بھی حق ہے کہ اس کا نام اچھار کھے اوراس کو حسن ادب سے آراستہ کرے۔

عن ابي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول ما ينحل الرجل وله اسمه فليحسن اسمه . (رواه ابواليخ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی سب سے پہلے تحفہ اپنے بچپہ کونام کا دیتاہے اس لئے چاہئے کہ اس کانام اچھار کھے۔

عن ابى وهب الجُشهى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسهّوا بأسماء الانبياء واحب الاسماء الى الله عبد الله عبد الرحمٰن واصدقها حارث وهمام واقبحها حرب ومُرة. (ابوداؤد، ص:676/2، مشكوة:409)

حضرت ابوو ہب جشی کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کے ناموں پر اپنے نام رکھو، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین نام عبد اللہ وعبد الرحمٰن ہیں اور سب ناموں سے سپچے نام حارث وہمام ہیں اور سب سے برے نام حرب اور مُر ہ ہیں۔

عن ابي هريرة رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستحب الاسم الحسن.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھے نام سے محبت رکھتے تھے۔

عن ابى سعيد وابن عباس رضى الله عنهم قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولد له ولد فليحسن اسمه وادّبه فأذا بلغ فليزوجه فأن بلغ ولم يزوجه فأصاب اثما فأنما اثمه على ابيه . (مثكوة، ص: 271)

حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی کے یہاں بچہ پیدا ہو تو اس کا نام اچھار کھے اور تعلیم وتربیت دے بالغ ہوجائے تواس کی شادی کر دے اور بالغ ہونے کے بعد شادی نہیں کی اور وہ لڑکا (یالڑکی) کسی گناہ میں مبتلا ہو گیا تواس کا گناہ باپ پر بھی ہے۔

ر سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پاکیزہ تعلیمات وہدایات سے جس طرح بچوں کو حسن ادب سکھانے اور اچھی تربیت دینے کا سبق ملتاہے اس کے ساتھ ہی بچوں کے ا پھے نام تجویز کرنے کی اہمیت و نافعیت بھی بخوبی واضح ہوجاتی ہے، نام تجویز کرنے کا مقصد محض تعین اور پہچان نہیں؛ بلکہ مذہب کی شاخت اس سے وابستہ ہے، دین کے لئے علامت اور شعار ہے، فکر وعقیدہ کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے اس لئے احادیث میں اس سلسلہ میں خصوصی ہدایات دی گئیں، اچھے دکش اور با معنی ناموں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے اورایسے ناموں سے منع کیا گیا ہے جو بھدے اور معنی ومفہوم کے اعتبار سے ناگوار ہوں جن سے شرک کی بو آتی ہو۔

اس وقت مسلم معاشرہ کی صورت حال زبوں تر ہے، جدت پیندی کادور ہے،
لوگ ایسے نئے نئے نام تجویز کرتے ہیں جو بے معنی اور مہمل ہوتے ہیں بلکہ ایسے نام نکلوانے
کی فکر ہوتی ہے جو محلہ پڑوس اورآس پاس کے گاؤں دیہات اور اہل قرابت میں کسی کانہ ہو،
بلکہ کئی مر تبہ ایساہو تا ہے کہ بعض لوگ ایسے ناموں کے معانی پوچھتے ہیں کہ لعثنا جن کانہ کوئی
مادہ ہو تا ہے اور نہ ماخذ اشتقاق، ظاہر ہے کہ ایسے مہمل الفاظ کے معانی لغت میں کیسے مل
پائیں گے۔

بعض ناخواندہ لوگوں میں یہ رجحان بھی دیکھا گیاہے کہ وہ نام قر آن سے تجویز کرنے کو خیر وبرکت کا ذریعہ سجھتے ہیں قطع نظر اس کے کہ معنی کیسے ہیں، چناخچہ ایک صاحب نے اپنی پکی کا نام رکھا"لِہ ہے تیشآء" دوسرے صاحب کے بارے میں پتہ چلا کہ انہوں نے اپنی بیٹی کو"وَرِیْشا"سے موسوم کیا۔

شہر مظفر گر کے دیہات میں ایک عورت جو ذرا قر آن کریم پڑھناجانتی تھی اس کے یہاں کیے بعد دیگرے تین بیٹیاں پیداہوعیں اس نے اپنے کو خواندہ سیجھتے ہوئے بچیوں کے یہاں کیے بعد دیگرے تین بیٹیاں پیداہوعیں اس نے اپنے کو خواندہ سیجھتے ہوئے بچیوں کے نام تجویز کرنے کے لئے قر آن کریم سے "سورہ کو ثر" کا انتخاب کیا چنانچہ بڑی بچی کا نام "کو ثر" رکھادو سری کا نام "وانح " تجویز کیا، اور تیسری کا نام "ابتر" مقرر کیا۔ کو ثر اور وانح کے معنی بہت بدتر کے معنی بہت بدتر کے معنی بہت بدتر کے معنی بہت بدتر کے ہیں جو کسی بھی طرح مناسب نہیں۔

ایسے لوگوں کو بطور اصلاح کچھ کہاجائے تو سیجھتے ہیں کہ قرآن کریم سے رکھے ہوئے ناموں کو تبدیل کرناکون سے مسلہ کی بات ہے، حالانکہ قرآن کریم سے نام تجویز کرنے کی بات علی الاطلاق درست نہیں ہوسکتی اس لئے کہ قرآن کریم میں "جمار"، "کلب"، "خزیر"، "بقرہ"، "فرعون"، "ہامان"، "قارون" وغیرہ کے الفاظ بھی آئے ہیں تو ان کے طریق استدلال کے مطابق ان الفاظ کے ذریعہ بھی نام رکھنا صیح ہوناچاہئے؟

مربی عصر حضرت اقد س مفتی مہربان علی شاہ بڑوتی رحمۃ الله علیہ ناموں کی تجویز کے سلسلہ میں اپنا ایک منفر د مزاج اور انفرادی رائے رکھتے تھے چنانچہ اپنی زندگی میں انہوں نے تحریراً تقریراً عوام و خواص کے طبقہ میں اس نوعیت کی کوششیں بھی فرمائیں، "مارے قدیمی نام" کے عنوان سے ایک کتاب کی تالیف کے لئے بھی وہ پُرعزم تھے بلکہ اس کے لئے بیش لفظ اور سرورق لکھ کر کا تب الحروف کے حوالہ کر دیاتھا، افسوس کہ ان کی حیات میں ان کے اس تالیفی منصوبہ کی تکمیل نہ ہوسکی، البتہ ان کی وفات کے بعد "مسلمانوں کے نام اور ان کے احکام" کے عنوان سے اکابر کی تصدیقات کے ساتھ الحمد للہ کئی سالوں سے وہ مجموعہ علمی مارکیٹ میں دستیاب ہے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پیش لفظ کا اقتباس ہم یہاں درج کرتے ہیں جس میں مسلم معاشرہ کی ایک کمزوری کی نشاند ہی اور اس کی اصلاح کاطریقیہ موجو دہے۔

سیدالانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم نے اچھانام تجویز کرنے کی ترغیب دی ہے اسم کے اثرات مسلی میں منتقل ہونا بھی مسلم ہے، پھر عمدہ نام وہ ہے جس میں بندہ کے لئے بندہ ہونا ظاہر ہو، اس کے بعد وہ نام جو انبیاء اور پیغیبر ول کے ناموں پر ہوں اس کے بعد ان ناموں کی اجازت ہے جس کے معنی میں کوئی برائی اور شرنہ ہو۔

اس وقت جدت پہندی کا ایک مزاح اورایک روہے جس کے اثر سے چیدہ چیدہ افراد ہی محفوظ ہیں، قرآن کریم میں "منہم من قصصناً علیك" کے تحت بعض پنیمبروں کے اساءذکر کئے گئے ہیں ان میں بھی بعض نام توامت مسلمہ میں رائے ہیں اور بعض

قلیل الاستعال ہیں مثلاً آدم، ذوالکفل اور نوح،اور بعض بالکل متر وک ہیں مثلاً ہود، لوط، البسع حالانکہ ان کے باہر کت ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں، زبان پر ثقیل بھی نہیں، بہت ملکے پھلکے ہیں، بس التفات نہیں۔

ایک عرصہ تک سوچتارہا کہ آخراس کی کیاوجہ ہے خیال آیا ثناید میرے علم میں نہ ہوں اور فی الواقع تجویز کئے جاتے ہوں اس لئے کہ عدم علم عدم وقوع کو متلزم نہیں، اس لئے فاسٹلوا اهل الذ کر ان کنتھ لا تعلمون کی تعیل میں بعض بزر گوں سے زبانی اور بعض سے تحریری سوال کیالیکن خاطر خواہ تسلی کسی جگہ سے نہ ہوسکی۔

اس لئے میں نے سوچا کہ لوگ نئے نئے نام دریافت کرتے ہیں اوراس قسم کی باقاعدہ کتابیں بھی مرتب ہوتی رہتی ہیں جو مبارک نام اتنے قدیم ہو گئے ہوں۔ جن کی طرف سے التفات ہٹ چکا ہو توانہیں دہر اناشر وع کر دیاجائے وہی رائج ہو جائیں گے۔

بے معنی اور غیر اسلامی ناموں کو بدلنے انبیاء کرام اور صحابہ عظام کے ناموں پر نام تجویز کرنے میں کاتب الحروف نے کئی سالوں تک حضرت بڑوتی رحمہ اللہ کے یہاں عملی خمونہ دیکھا کہ انہوں نے اپنے بہت سے اہل تعلق کے ناموں میں ترمیم فرمائی بعض لوگوں کے ناموں کو تبدیل کیا "ہر سولی" اوراس کے اطراف میں خاص طور پر بہت سے نومولود بچوں کے نام "ہود"، "لوط"، "ذواکفل"، "نوح" اور "آدم" تجویز فرمائے۔

بہر حال حضرات اہل علم اور خدام دین پریہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ مسلم معاشرہ میں جو غیر اسلامی ناموں کارواج ہو تا جارہا ہے اور دینی وعلمی مزاج ونذاق کے رسالہ سے نام رکھنے کے بجائے ناول اور افسانوں کی کتابوں سے نام رکھنے کار ججان بڑھ رہا ہے اس پر ہر صاحب علم اپنی حیثیت و صلاحیت کے موافق توجہ دے اور اسی پر زور دیا جائے کہ مسلمانوں میں انبیاء کرام صحابہ عظام اور حضرات تابعین اہل علم وفضل کے ناموں کا سلسلہ بڑھے اورایک متر وک سنت کا احیاء ہو اورا حادیث میں جو اجھے دکش اور بامعنی نام کی حوصلہ بڑھے اورائی کی گئی اوراس کے متعلق جو خصوصی ہدایات دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کا جذبہ عوام افزائی کی گئی اوراس کے متعلق جو خصوصی ہدایات دی گئی ہیں ان پر عمل کرنے کا جذبہ عوام

الناس میں بیدار ہو۔

جیسا کہ ارشاد نبوی ہے کہ تم قیامت میں اپنے نام اوراینے باب کے نام سے یکارے جاؤگے لہٰذاتم بہتر نام رکھا کرو۔ (ابوداؤد) ظاہر ہے کہ میدان آخرت میں کوئی برے نام سے یکارا گیا تواس بھرے مجمع میں بڑی رسوائی اور خفت ہو گی اس لئے وہ دن آنے سے پہلے ہی توجہ دی جائے اور نام کے انتخاب میں معنی ومفہوم کی ضرور رعایت رکھی جائے۔ سر کار دوعالم صلی الله علیه وسلم اچھانام س کر بہت خوش ہوتے اور خوشی سے چېرہ انور د مکنے لگتا تھا اور ناپسند نام سے چرہ مبارک پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوجاتے، اگرچہ وہ کسی قبیلے، بستی یا شہر کانام ہی کیوں نہ ہو، اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں رونق افروز ہونے کے بعد اس کا قدیم نام "یثرب" تبدیل کر دیااور "مدینه" تجویز فرمایا۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی صحابی کو گورنر بناکر کسی جگه تهیجتے تو اس کا نام یو چھتے اگر پیندیدہ نام ہوتا تو خوش ہوتے اور ناپسندیدہ نام ہو تاتونا گواری فرماتے اور اس کا اثر بھی چپرہ سے ظاہر ہو جاتا، ایسے ہی کسی بستی میں داخل ہوتے تواس بستی کا نام پوچھتے اگر بہتر ہو تا تو خوش ہوتے اور خوشی کی کیفیت چہرہ انور پر نمایاں ہو جاتی اورا گراچھا نہ ہو تا تونالپندیدگی کا اثر بھی چہرہ سے ہویدا ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک صاحبز ادی کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا آپ صلی الله عليه وسلم نے اس کوبدل کر جمیله (خوبصورت) رکھ دیا۔ (صیح مسلم، مشکوۃ، ص:407) اور بھی اس قشم کی بہت سی مثالیں اور واقعات احادیث میں آئے ہیں جن کی تفصیلات سے اہل علم واقف ہیں اور کتابوں میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ اس عاجز کا مقصد دیندار اور علاء کے طبقہ کو خصوصاً اور عوام المسلمین کو عموماً اس جانب توجہ دلاناہے کہ وہ ایجھے اور صالح ناموں کا انتخاب کریں اور وابستہ دینی بہن بھائیوں کو بھی اس کی تلقین و ہدایت فرماتے رہیں۔

الله تعالى مم سب كوا پن مرضيات كى توفيق بخشے۔ (آمين)

## کم سن" ماں"اور حقوقِ انسانیت کے "طھیکے دار"

سعيد الله، كراچي

سوچتاہوں کہ اگر خبر کچھ یوں ہوتی کہ" پٹاور کے مضافاتی علاقے میں ایک 12 سالہ شادی شدہ لڑکی ماں بن گئی جبکہ اس کے شوہر کی عمر بھی ابھی محض 13 سال ہے۔"تو پھر کیا ہو تا؟ ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے جو نقشہ میر نے ذہن میں بناتواس کے بعد صور تحال پچھ یوں ہوتی۔ خبر سامنے آنے کے بعد سب سے پہلے سول سوسائٹ حرکت میں آتی۔ وہ سب سے پہلے کے چھوٹے بڑے شہر وں کے میں زبر دست احتجاج کرتی اور کم عمری میں شادی پر تشویش کا اظہار کرتی۔

اس دوران سوسائی کے سر کر دہ رہنماء اساء جہا نگیر، حنا جیلانی اور فرزانہ باری ٹی وی ٹاک شوز کے ذریعے رائے عامہ کو ہموار جبکہ بعض سیاسی جماعتوں کو دعوت دیتیں کہ وہ اس "ظلم" کے خلاف ہمارے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر آواز اٹھائیں۔ نیتجنا حکومت اپنے مینڈیٹ کالحاظ رکھتے ہوئے ایک تحقیقاتی سمیٹی بناکر اس علاقے میں بھیج دیتی۔ سول سوسائی کے اس پر خلوص اپیل پر پچھ سیاسی جماعتیں بھی میدان میں اتر کر اس واقعے کو انسانیت کے خلاف ظلم قرار دیتے ہوئے قومی و صوبائی اسمبلیوں میں منظوری کے لیے ایک اور بل پیش کر دیتیں۔

واضح رہے کہ اس تمام عرصے میں الیکٹرونک میڈیا بھر پور ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے پل پل کی خبر ناظرین تک پہنچانے کا فریضہ انجام دیتا۔ ادھر پرنٹ میڈیا میں موجود وجاہت مسعود اور یاسر پیرزادہ اور منوبھائی جیسے " دانشور" عوام کو بیہ باور کراتے کہ بیہ سب اسلام میں شادی و نکاح کے احکامات کا شاخسانہ ہے۔ لہذا اس کا اب ایک ہی حل ہے اور وہ بیہ ہے کہ خواتین کی آزادی اور حقوق کے لیے مزید

جدوجہد کی جائے کیوں کہ پاکستان خوا تین کے لیے بھی ایک خطرناک ملک بن چکا ہے۔ ادھر ٹی وی چینل پر مدعو" علامہ مغربی صاحب" اپنے تخلیق کردہ فلفے کے مطابق عوام سے کچھ یوں گویا ہوتے" میں نے اپنی پوری زندگی پڑھتے پڑھاتے گزاردی، بدقتمتی سے سفارتی تعلق نہ ہونے کی وجہ سے اسرائیل نہیں جاسکا ورنہ امریکہ وبرطانیہ سمیت پوری دنیا گھوا ہوں لیکن ایسا ظلم تو میں نے کہیں بھی نہیں دیکھا جو ہمارے یہاں ہورہا ہے۔

حالانکہ ان کاموں کا "ہمارے" اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی وجہ سے ہماری کو ششوں سے پچھلے دنوں سندھ اسمبلی نے اسلامی نظریاتی کو نسل کو ختم کرنے کی قرار داد منظور کی کیونکہ کو نسل کے خیال میں کم عمری کی شادی کی اسلام میں کوئی ممانعت نہیں۔ حالانکہ کو نسل جس قانون کی روشنی میں ہیہ بات کرتی ہے اسے گزرے ہوئے چودہ سوسال سے زیادہ کا عرصہ بیت چکا ہے۔ جبکہ جس دور میں ہم جی رہے ہیں یہ جدید اور ماڈرن دور ہے اور اس دور میں " فرسودہ روایات "کے ساتھ نہیں چل سے جدید اور ماڈرن دور ہے اور اس دور میں " فرسودہ روایات "کے ساتھ نہیں چل سکتے۔ لہذا ہم نے کو شش کرکے ایک صوبائی اسمبلی سے کو نسل کو ختم کرنے کی قرار منظور کرائی ہے اور اگر دو تین عالمی خداؤں کا تعاون جاری رہاتو ہم قانون میں بھی ترمیم کرائیں گے امریکہ بفضل مغربی سرکار۔

واقعے کے تیسرے دن ایک مشہور ٹی وی چینل اپنے نامعلوم ذرائع سے بہ
انکشاف کر دیتا کہ جو بچہ پیدا ہوا ہے اس کی نانی کی عمر بھی محض 27 سال ہے۔ اس
انکشاف سے عالمی برادری بھی حرکت میں آتی۔ محسن ملالہ، مسٹر گورڈن براؤن آبلہ پا
پاکستان تشریف لاتے، اس واقعے کو انسانیت اور انسانی حقوق کی تذلیل قرار دیتے اور
لڑکی کو فوری دار لامان منتقل کرنے کی سفارش کرتے۔ اقوام متحدہ تو فورا پاکستان پر دو
چار پابندیاں ضرور لگادیتی ممکن ہے اس میں شادی پر ہی پابندی لگ جاتی کیوں کہ وہ یہ

اس سنگین صور تحال کے حوالے سے پہلے ہی بید رپورٹ جاری کر چکی ہے، اقوام متحدہ کا کہناہے کہ دنیا بھر میں بلوغت کی عمر کو پہنچنے والی لڑکیوں کی مجموعی تعداد میں سے نصف چھ ممالک میں موجو دہیں، جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔اس کے بعد اسلام کاجو حشر یا کستان میں ہو تاوہ الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔

اب آپ اسے بد قسمتی کہیں یاخوش قسمتی کہ مذکورہ بالا واقعہ پاکستان میں پیش نہیں آیا۔ لیکن برطانیہ میں ایک ایساواقعہ اس فرق کے ساتھ پیش آ چکا کہ" وہاں پیدا ہونے والا بچہ فطری طور پر معاشر تی بند ھن نکاح سے نہیں بلکہ ناجائز تعلقات کی بنا پر پیدا ہوا ہے۔ واقعے کی مختصر رو داد بچھ یوں ہے کہ برطانیہ کے علاقے شالی لندن کے پر ائمری اسکول میں زیر تعلیم ایک غیر شادی شدہ بچی جسکی عمر محض 12 سال ہے ایک بیج کی ماں بن گئی۔ اس بچی کا حمل جس بچے سے تھہر اہے وہ بھی محض 13 برس کا ہے اور اسی سکول میں وہ بھی زیر تعلیم ہے جس میں وہ 12 سالہ لڑکی زیر تعلیم ہے۔

ان دونوں میں تعلقات ایک سال پہلے اس وقت پروان چڑھے جب لڑی 11 جبکہ لڑکا2 سال کا تھا۔ واضح رہے کہ ماں بننے والی لڑی کی ماں یعنی پیدا ہونے والی پکی کی نانی بھی محض 27 سال کی ہے۔ خیال رہے کہ یہ وہی برطانیہ ہے جس کے سابق وزیر اعظم اور اب اقوام متحدہ کے خصوصی ایکی برائے تعلیم گورڈن براؤن پچھلے دنوں پاکستان آکر اس عزم کا اظہار کر پچے ہیں کہ وہ اور ان کا ملک پاکستان کو کم عمری کی شادی سے یاک علاقہ بنانے کے لیے پر عزم ہے۔

یہاں ایک بات اور یاد آئی کہ حقوق نسواں کے حوالے سے کام کرنے والی کچھ این جی اوز کا کہناہے کہ کم عمری میں شادی کی وجہ سے لڑکیوں کی تعلیم کاسلسلہ بھی عموماً منقطع ہو جاتا ہے۔ یہ بات کسی حد تک درست ہو سکتی ہے لیکن اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے چکر میں ان لڑکیوں کے حوالے سے کون آواز اٹھائے گاجو اپنی جوانی کی عمر

سے گزر چکی ہیں۔ ان کے سرول پر بڑھاپے کی سفید چاندی اتر چکی ہے۔ والدین پریشان ہیں کہ بٹی کے پاس تعلیم تو بہت اعلیٰ ہے لیکن اب عمر کی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ کوئی اس سے شادی کرنے کو تیار نہیں۔

مسٹر گورڈن براؤن کے اس بیان کے بعد سندھ اسمبلی نے اسلامی نظریاتی کونسل کو ختم کرنے کی قرار داد منظور کی تھی۔ کیونکہ کونسل کا خیال ہے کہ اسلام میں کم عمری کے نکاح پر کوئی پابندی نہیں۔

سندھ اسمبلی کے اس اقدام اور مسٹر گورڈن براؤن کے دورے کو ملک کے غیر جانب دار حلقے ایک ہی اقدام کی کڑیاں قرار دے رہے ہیں۔ ان دوباتوں کا آپس میں کوئی تعلق ہے یانہیں یہ تو آنے والے دنوں میں معلوم ہو ہی جائے گا۔

لیکن سوال میہ ہے کہ آخر سابق برطانوی وزیر اعظم پاکستانی بچیوں کی اتن فکر کیوں لاحق ہے کہ بہر صورت یہاں کم عمری کے نکاح کوجرم قرار دینے کے سر توڑ کوششیں کررہاہے۔

جبکہ دوسری جانب ان کے اپنے گھر کا حال ہیہ ہے کہ محض 1 سال کی عمر میں ایک بچی کا ماں کا "تمغہ" سینے پر سجا لیتی ہے میں ایک بچی کا ماں کا "تمغہ" سینے پر سجا لیتی ہے لیکن مسٹر گورڈن براؤن کو وہ نظر نہیں آتی۔ حالا نکہ اگر کہیں کوئی مسلمان اپنے بیٹے کی شادی کم عمری میں کر ابھی دیتا ہے تو اس میں اس بات کا خاص خیال رکھا جا تا ہے کہ بر سر روز گار ہونے تک اس لڑکے اور اس کی ہونے والی بیوی کے تمام ضرور توں کا خیال رکھا جائے۔

دوسری اہم بات ہے کہ لڑکا اور لڑکی نکاح کے اس مقدس بندھن میں بندھے جاتے ہیں جس کو توڑنا ہیوی یا شوہر کے لیے اتنا اسان نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اگر مجھی ایسا جوڑا مشکلات کا شکار ہو بھی جائے تو وہ ایک دوسرے سے جان نہیں

چھڑاتے بلکہ مشکل کی ہر گھڑی میں ایک دوسرے کا بھر پورساتھ دیے ہیں۔ لیکن جو پچھ برطانیہ میں ہواہے وہ ہر لحاظ سے باعث شرم اور تکلیف دہ ہے۔ ہم مان لیتے ہیں کہ ناجائز تعلقات ان کے ہاں کوئی معیوب چیز نہیں لیکن سوچتا ہوں کہ کیا وہ 13 سال کا لڑکا اپنا، اس پکی اور اس کے ماں کا بوجھ اٹھا سکے گا۔ تو مجھے ہر طرف سے اس کا جو اب نفی میں ماتا ہے کیونکہ جس معاشرے میں خاندانی نظام کوٹوٹے برسوں ہو چکے ہو وہاں کوئی کیونکہ جس معاشرے میں خاندانی نظام کوٹوٹے برسوں ہو چکے ہو وہاں کوئی کیونکہ جس معاشرے میں خاندانی نظام کوٹوٹے برسوں ہو چکے ہو وہاں کوئی کیونکہ جس معاشرے میں خاندانی نظام کوٹوٹے برسوں ہو چکے ہو وہاں کوئی کی میں ماتا ہے کہ پچھ ہی دنوں کے بعد وہ لڑکا اس کوئی کو خیر باد کہ دے گا۔ نیتجناً اس لڑکی کو اپنا اور اس بچے کا بوجھ خو د ہی اٹھا پڑے گا۔ اور ایک کے لیے ارسطو اور ایک کے مان خود کو پر سکون رکھنے کے اور انسانیت کا کس طرح خون کرے گی سے لیے کن کن ناجائز ذرائع کا سہارا لے گی اور انسانیت کا کس طرح خون کرے گی سے سوچے ہوئے رو نگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

لہذاضر ورت اس امرکی ہے کہ سب سے پہلے ہم خود کو پہچانے اور اغیار کے پرو پگنڈے میں نہ آئیں، اس کے بعد جو ظلم اس برطانوی لڑکی کے ساتھ ہواہے اسے اس ظلم سے نکالنے کے لیے اسلام کا پیغام ان معاشر وں تک پہنچائیں۔

صرف یہی واقعہ نہیں بلکہ بی بی سی اور دیگر ذرائع ابلاغ ایسی رپورٹس سے بھرے پڑے ہیں جن میں برطانوی خواتین زندگی کے ہر شعبے میں استحصال کا شکار ہیں، لیکن اہل مغرب ویورپ اور پاکستان میں موجود ان کے چیلوں کو صرف پاکستان اور اسلامی ممالک کی فکر ہے۔

اسلامی معاشرے میں آگر اگر وہ کم عمری میں ماں بھی بن جاتی ہے تواسے کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اس کے سرپر نکاح کا مضبوط سائبان اور اس کے پہلومیں دنیاکا مضبوط ترین خاندانی نظام جو ہوگا۔

# یانی دم کرنے کی سائنسی شخفیق

معروف جاپانی تحقیق کار اور پروفیسر "مساروا یموتو"کا کہناہے کہ اللہ تعالیٰ کا بابر کت نام لینے اور پانی پر دم کرنے سے اس کی خاصیت تبدیل ہوجاتی ہے۔ جبکہ اس پانی کی اثر پذیری میں بھی انتہائی اضافہ ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ انسانی کلام میں استعال کئے جانے والے بدترین اور بہترین کلمات سے بھی یہی اثر رونماہوتا ہے۔

اس حوالے سے جاپانی پر وفیسر کا کہنا ہے کہ ان کی جانب سے پانی پر کی جانے والی تحقیق کے بعد یہ راز آشکار ہوا۔ پانی پر قرآن کی آیات اور خاص طور پر ''بسم اللہ الرحمن الرحیم''پڑھ کر دم کرنے کے بعد اس قطرے کا انتہائی طاقت ور دور بین سے معائنہ کیا گیاتو انکشاف ہوا کہ پانی کے قطرے نے اپنی شکل پھول کی طرح بنالی اور ایسا دکھائی دے رہا تھا کہ پانی کے قطرے نے کلام الہی کا اثر قبول کیا ہے ۔ جبکہ یہ بھی ریکارڈ کیا گیا کہ جب پانی کے ایک قطرے پر شیطانی کلمات پڑھے گئے اور برے الفاظ اداکر کے اس پر دم کیا گیا تو دور بین کی مدد سے یہ دکھائی دینے لگا کہ پانی کے اس قطرے نے اپنی شکل تبدیل کرلی اور اس کی ہیئت انتہائی خراب دکھائی دینے لگا کہ پانی کے اس قطرے نے خراب کلمات کا بھی اثر لیا ہے۔

جاپانی پروفیسر نے حال ہی میں آب زم زم پر بھی سیر حاصل تحقیق کی ہے اور جرمن تحقیق کاروں کی جانب سے کئے جانے والے اس دعوے کورد کر دیا ہے کہ انہوں نے آب زم زم کی خاصیت اور ہیئت ترکیبی کا بتا چلایا ہے، پروفیسر "مسارو ایموتو "کا استدلال ہے کہ ان کی جانب سے آب زم زم کی بعض خصوصیات کا بتا ضرور لگایا گیا ہے لیکن ابھی تک آب زم زم کی مکمل خاصیت اور بالخصوص ہیئت ترکیبی کا بتا چلانا انہائی مشکل کام دکھائی دیا ہے اور یہ ابھی تک تحقیق کے مراحل میں ہے۔ واضح چلانا انہائی مشکل کام دکھائی دیا ہے اور یہ ابھی تک تحقیق کے مراحل میں ہے۔ واضح

رہے کہ "ہیڈویونیورسٹی" کے بانی، جاپانی تحقیق کار اور پروفیسر "مساروایموتو" سعودی عرب کے دار الحکومت ریاض کے دورے پر بھی آئے تھے اور یہاں انہوں نے کئی لیکچر بھی دیئے تھے۔ واضح رہے کہ پروفیسر" مسارو ایموتو" ایک تحقیق انسٹی ٹیوٹ چلاتے ہیں اور وہ گزشتہ دو دہائیوں سے پانی کی خصوصیات اور اس پر اثر انداز ہونے والے عوامل، بالخصوص قر آنی آیات کی اثر پذیری اور انسانی جنس و روح پر اس کے ہونے والے اثرات کا مطالعہ کررہے ہیں۔ انہوں نے اس ضمن میں کئی اہم تحقیقات بھی کی ہیں۔

تازہ ترین تحقیقات میں تحقیق کار مساروایموتو نے آب زم زم کے حوالے سے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ یہ دنیا کا واحد پانی ہے جو اثر پذیری میں بے مثال ہے اور اگر اس پر ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھ کر دم کر لیا جائے تواس کے اثر ات میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی جانب سے ہر بارکی جانے والی تحقیق میں آب زم زم اور عام پانی کے حوالے سے نئی باتیں سامنے آتی ہیں، جن سے اس بات کا بین اظہار ہو تا ہے کہ آب زم زم دنیا میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک انعام ہے۔

مسارونے اپنی تازہ تحقیق میں بتایا ہے کہ آب زم زم اللہ کی جانب سے ایک معجزہ ہے اور اس کا موازنہ دنیا میں کئی ایک ممالک کی جھیلوں، آبشاروں اور قدرتی پانی کے ذرائع سے لئے جانے والے پانی کے نمونوں سے کیا گیا تو اس بات کا انکشاف ہوا کہ آب زم زم کا ایک قطرہ دنیا بھر میں پائے جانے والے پانی کے ذخیر وں کے مقابلے میں انتہائی اہم اور فیتی ہے۔

جاپانی پروفیسر کا کہناہے کہ میں نے دیگر پانی کے کئی گلاسوں کے برابر پانی میں جب آب زم زم کا ایک قطرہ ملایا توبیہ دیکھ کر انتہائی حیر انی ہوئی کہ آب زم زم کے اثرات اس سارے پانی میں دکھائی دینے لگے، وہ اس سارے معاملے کو دیکھ کر انتہائی جیرانی کا شکار ہوگئے اور ان کو اسلام کا یہ پیغام صاف سمجھ میں آگیا کہ اچھائی کا اثر کیا ہوتا ہے؟ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ایک اچھا آدمی اپنے پاس موجود دیگر اچھے لوگوں کو بھی اچھا بناسکتا ہے۔ مسارو نے یہ بھی کہا کہ ان کی جانب سے کی جانے والی عمین اور مسلسل شخیق میں اس بات کا بھی پتا چلا ہے کہ ہم عام پانی کی خصوصیات کو تبدیل کرسکتے ہیں لیکن کسی بھی طور پر باوجود کو ششوں کے آب زم زم کی خاصیت کو تبدیل ہی نہیں کیا جاسے جس پر ان کو بھی جیرانی ہوئی ہے۔

جاپانی تحقیق کار مسارہ ایموتو کا کہنا ہے کہ انہوں نے پانی پر کئے جانے والے "ورد" کی تحقیق میں انو کھے اثر ات پائے ہیں، ان کا کہنا تھا کہ ایڈولف ہٹلر، چنگیز خان اور مشہور و معروف قاتلوں کے نام لینے سے پانی کی ہیئت تبدیل ہو گئی اور اس کی خورد بنی شکل ڈرائونی بن گئی جبکہ "شکریہ" اور "اللہ" کا نام لینے سے پانی کی خورد بنی شکل انہائی خوبصورت ڈیزائن یا پھول میں تبدیل ہوگئی۔

یہ بات بھی انتہائی دلچسپ ہے کہ تحقیق کار اور پر وفیسر "مساروایموتو" نے اپنی ملحقہ تحقیق میں یہ دعویٰ کرکے دنیا بھر کو جیران وسششدر کر دیا تھا کہ کلام اللہ اور شیطانی کلام کاناصرف انسانی دماغ بلکہ روح اور حد توبہ ہے کہ اس کلام کاپانی کے قطروں پر بھی زبر دست اثر ہوتا ہے۔ اگر پانی کے گلاس میں یا ایک قطرے پر بھی کلام الہی پڑھ کر دم کر دیا جائے تو اس سے پانی کے قطرے یا پانی کی ماہیت پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے اور وہ اپنارنگ ڈھنگ تبدیل کرلیتا ہے لیعنی اس کو اس طرح سمجھایا جاسکتا ہے کہ جب ہم کسی پھل یا سبزی کو افقی انداز میں کاٹے ہیں تو اس کے اندر ہمیں ایک خاص جب ہم کسی پھل یا سبزی کو افقی انداز میں کاٹے ہیں تو اس کے اندر ہمیں ایک خاص جب ہم کسی ٹھل یا ڈیز ائن نظر آتی ہے جس کو ماہر علوم نباتات کی زبان میں خاکہ گل کانام دیتے ہیں۔

اس کی مثال ایک کھیرے کی دی جاسکتی ہے جس کو افقی انداز میں کاٹا جاتا

ہے تواس کے اندر واضح طور پر ایک پھول کی شکل بنی دکھائی دیتی ہے،جب پانی کے ایک قطرے پر اللہ کا کلام پڑھا گیا تواس کے اثرات کوالیکٹر انک مائیکر واسکوپ کی مدد سے ریکارڈ کیا گیا کہ اس نے اپنی شکل ایک پھول کی طرح بنالی ہے جو ایک ایساڈیزائن بھی کہا جا سکتا ہے کہ جو دیکھنے میں بھی خوب صورت نظر آتا ہے۔

کلام الہی کے انسانوں کے ساتھ ساتھ پانی پر ہونے والے اثرات پر تحقیق کرنے والے جاپانی پر وفیسر کا کہناہے کہ ان کے اس کام کی ابتدااس وقت ہوئی جب ان کو پتا چلا کہ مسلمان ممالک میں بسنے والے افراد اور بالخصوص خوا تین اپنے بیار بچوں پر قرآن پاک کی آیات پڑھ کر دم کرتی ہیں تووہ صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

اس بات کو محسوس کرنے کیلئے کہ آیاکلام الہی میں اس قدر انر ہوتا ہے کہ وہ انسانوں کی صحت پر اثر کرتا ہے؟ مساروا یمو تو نے اپنی تحقیق شروع کی۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا دل کہتا تھا کہ ایسا کوئی معاملہ ہے کہ قرآن کی آیات پڑھنے کی صورت میں پانی پر اثر پڑتا ہے اور یہ پانی انسانوں کی صحت پر اثر ڈالتا ہے پھر تحقیقات کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی کہ پانی ہر قسم کے اثر ات اور بالخصوص قرآنی آیات کا اثر لیتا ہے۔ جاپانی شخصی کہ کہنا ہے کہ انہوں نے اپنے مسلمان معاونین کی مددسے ایسے تجربات کئے ہیں جن کی مددسے یہ پتا چلانا تھا کہ کیا کلام الہی (قرآن مجید کی آیات کریمہ)کا پانی پر اثر ہوتا ہے۔

بھارتی جریدے" دکن کرونکل" میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں مساروا یموتو کے حوالے سے کہا گیاہے کہ ان کو اس بات کا پتا چلا کہ دنیا کے کئی ممالک میں بسنے والے مسلمان اب بھی چھوٹی موٹی بیاریوں کا علاج خود قر آن پاک کی آیات کی تلاوت کرکے کر لیتے ہیں اور اس طرح ان کے مریض صحت یاب بھی ہوجاتے ہیں۔ اپنی طویل تحقیق میں دنیا کو جران و ششدر کر دینے والے جایانی سائنسدان کا پی

بھی کہنا ہے کہ ان کو کھانے اور پینے سے پہلے "بسم اللہ الرحمن الرحیم "پڑھنے کے اسلام کے حکم کا تحقیق کے بعد پتا چلا ہے کہ اس کے کیاروحانی فوائد ہوتے ہیں؟ یہ بات یادر ہے کہ پانی کی ماہیت اور اس کی اثر پذیری والے عوامل پر تحقیق کرنے والے جاپانی تحقیق کار اپنی ویب سائٹ کی مد دسے بیاروں کو ایسا پانی بھی فروخت کرتے ہیں جس پر کلام الہی پڑھا گیا ہو تا ہے، لیکن انہوں نے کبھی یہ بات ظاہر نہیں کی ہے کہ آیا یہ پانی کسی خاص معاشرے یا افراد کی مد دسے تیار کیا جاتا ہے یا کسی اور طریقے سے پانی کی مخصوص ہو تلیں تیار کی جاتی ہیں۔

دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ پروفیسر "مسارو ایموتو" پانی کی جو بو تلیں تیار کرتے ہیں ان میں میوزک والا پانی، کلام الہی والا پانی اور قدرتی آ وازوں والا پانی بھی شامل ہے۔ پروفیسر کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہر علاقے کا پانی الگ ماہیت اور خاصیت والا ہو تا ہے اور اس کے اثرات بھی خاص اور مخصوص ہوتے ہیں اور اس خاص علاقے کے رہنے والوں کی فطرت کا حصہ ہوتا ہے۔ پروفیسر نے امریکہ ، برطانیہ، لاطینی امریکہ ، مشرق وسطی، ایشیا، افریقا اور ساحلی و میدانی علاقوں سے ہر اقسام کا پانی لے کر اس پر تحقیق کی ہے اور ہر علاقے کے پانی کے اثرات کو مختلف بابا۔

پروفیسر کا استدلال ہے کہ پانی میں اللہ نے قوت ساعت ، گویائی اور یاد
داشت رکھی ہے جب کہ اس میں ماحول سے متاثر ہونے کی بھی صلاحیت ہے، ان کا کہنا
ہے کہ اگر شخفیق کی جائے تو یقیناً میہ بات درست ثابت ہوگی کہ قرآن کی ہر آیت کا پانی
پر اثر الگ الگ ہو تا ہے لیکن ہمیں اس کیلئے الگ شعبہ شخفیق قائم کرناہو گا کیوں کہ اس
کی وسعت نا قابل بیان ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ قدرت کی بنائی ہوئی ہر شے حتی کہ پانی
میں بھی ایسی صلاحیت ہے کہ وہ اللہ کا شعور رکھتا ہے بلکہ اس کاذکر بھی کرتا ہے۔

#### جنت كادروازه

عبدالمالك،مر دان

ماں ایک ایسی ہستی ہے جس کے لیے بہت کچھ لکھا جاتا ہے ، واقعی ماں کی عظمت بہت زیادہ ہے لیکن ایک ہستی اور بھی ہے جو ماں کی طرح ہی محترم ہے اور ماں کی طرح ہی پیار کرنے اور خیال رکھنے والی ہے ، لیکن اس ہستی کے بارے میں بہت کم لکھا جاتا ہے ۔ مدر ڈے منانے والوں کو کبھی یہ بھی خیال آیا ہے کہ جس جنت کو تم ماں کے قد موں تلے تلاش کرتے ہواس جنت کا دروازہ بایہ ہے۔

- جب میں چھ سال کا تھا۔
- 🗘 لگتاہے میرے ابوسب کچھ جانتے ہیں۔
  - 🗘 جب میں دس سال کا تھا۔
- 🗗 میرے ابو بہت اچھے ہیں لیکن بس ذراغصے کے تیز ہیں۔
  - 🗘 جب میں بارہ سال کا تھا۔
  - な میرے ابوتب بہت الجھے تھے جب میں حجیوٹاتھا۔
    - 🗘 جب میں چو دہ سال کا تھا۔
    - 🗘 لگتاہے میرے ابو بہت حساس ہو گئے ہیں۔
      - جب میں سولہ سال کا تھا۔
  - 🗗 میرےابوجدید دورکے تقاضوں سے آشانہیں ہیں۔
    - 🗘 جب میں اٹھارہ سال کا تھا۔
    - 🗗 میر سے ابومیں بر داشت کی کمی بڑھتی جار ہی ہے۔
      - جب میں بیں سال کا تھا۔

- ک میرے ابو کے ساتھ تو وقت گزار نا بہت ہی مشکل کام ہے، پیۃ نہیں امی پیچاری کیسے ان کے ساتھ اتنی مدت سے گزارا کرر ہی ہیں۔
  - جب میں پچیس سال کا تھا۔
  - 🗗 گتاہے میرے ابو کوہر اس چیز پر اعتراض ہے جو میں کر تاہوں۔
    - 🗘 جب میں تیس سال کا تھا۔
- ک میرے ابو کے ساتھ باہمی رضامندی بہت ہی مشکل کام ہے۔ شاید داداجان کو بھی ابو سے یہی شکایت ہوتی ہوگی جو مجھے ہے۔
  - جب میں جالیس سال کا تھا۔
- ک ابونے میری پرورش بہت ہی اچھے اصولوں کے ذریعے کی، مجھے بھی اپنے بچوں کی پرورش ایسی ہی کرنی چاہیے۔
  - 🗘 جب میں پینتالیس سال کا تھا۔
  - 🕻 مجھے جیرت ہے کہ ابونے ہم سب کو کیسے اتنے اچھے طریقے سے یالا پوسا۔
    - 🗘 جب میں بچاس سال کا تھا۔
- ک میرے لیے تو بچوں کی تربیت بہت ہی مشکل کام ہے، پتہ نہیں ابو ہماری تعلیم وتربیت اور یرورش میں کتنی اذیت سے گزرے ہوں گے۔
  - 🗘 جب میں پجین سال کا تھا۔
- ک میرے ابو بہت دانا اور دور اندلیش تھے اور انہوں نے ہماری پرورش اور تعلیم وتربیت کے لیے بہت ہی زبر دست منصوبہ بندی کی تھی۔
  - 🗘 جب میں ساٹھ سال کا ہوا۔
  - 🗘 میرے ابوسب سے اچھے ہیں۔

غور کیجیے کہ اس دائرے کو مکمل ہونے میں چھپن سال لگے اور بات آخر میں

پھریہلے والے قدم پر آگئ کہ میرے ابوسب سے اچھے ہیں۔

اور کیوں نہ اچھے ہوں انہوں نے ہماری زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ، ہمارے چین سکون آرام کے لیے بہت زیادہ محنت کی ،اور ہمیشہ ایک گھنی چھاؤں جیسے درخت کی ماند ہمارے سرپر اپنی شفقت کاسامیر رکھا۔

آیئے ہم اپنے والدین سے بہترین سلوک کریں، ان کے سامنے اف تک نہ کریں، ان کی خوب خدمت کریں اور ان سے بہت ساپیار کریں قبل اس کے کہ بہت دیر ہوجائے [اللہ ہم سب کے والدین یاان میں سے کوئی ایک جو بقید حیات ہیں کو اچھی صحت اور کمبی عمر دے اور ان کا سابہ ہمارے سرپر سلامت رکھے، آمین]۔ اور یہ دعا کریں کہ اے اللہ میرے والدین پر اس طرح رحم فرما جیسے انہوں نے مجھ پر اس وقت مہر بانی کی جب میں کمس تھا۔



## وہ اسلام کاغد ارہے!

حافظ سمینج اللہ طاہر، شیخو بورہ اُف اللہ! آج ہے کیاہوا؟ جاگ ہی نہیں ہوئی۔ گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے ارشد بولا۔ صبح کے سات 7 ن کے چکے تھے، نماز فجر بھی قضاء گئی، اسکول سے بھی تاخیر ہو چکی تھی۔ سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ارشد بستر سے تیزی سے نکلااور سکول کی تیاری میں مگن ہوگیا۔

طارق یہ دیکھو شاہد! قاسم سے ارشد کا ملیج آیا ہے کہ سٹاپ پر کھڑیں ہوں میں آناً فاناً آپ کے پاس آیا۔ پھر چلتے ہیں سکول۔ چاروں دوست سٹاپ پر کھڑے گاڑی کا انتظار کررہے تھے کہ اتنے میں پرویز آن پہنچا اب یہ اپنے بچپن کے دوست پرویز سے خوش گیوں میں مصروف ہوگئے۔

سرطاہر بھی اپنی گاڑی میں ان کے قریب سے بجلی کی طرح گزر گئے، سر طاہر کے اسکول پہنچنے کے بچھ دیر بعدوہ چار دوست اسکول پہنچ گئے۔اسکول میں اسمبلی جاری تھی کہ وہ چار دوست بھی قطاروں میں بت بن کر کھڑے ہوگئے۔اسمبلی کے فوراً بعد سرطاہر نے بچوں اور تمام ٹیچرز کو مخاطب کرتے ہوئے لیکچر نثر وع کیا۔ پیارے بچو! آپ کو معلوم ہے کہ آج میں کس موضوع پر بات کرناچاہتاہوں؟ سرطاہر بولے:

بچول نے انکار میں جواب دیا۔

آج کچھ بچوں کی حرکات نے میرے دل پر خنجر کے وار کئے میر ادل خون کے آنسو رور ہاہے۔ مجھے افسوس اور دکھ ہور رہاہے کہ ختم نبوت اور ہمارے ملک وملت کے دشمن مرزاغلام احمد قادیانی کے پیروکار جو انگریز کی پیدار ہیں ہم ان کو اپنا دوست اور مہمان بنائیں ہم مسلمان وہ کافر غیر مسلم۔ یہ مسلمان کی شان کے خلاف

ہے۔انہوں نے قادیانی عقائد سے آشاکیا، قادیانیت کے دجل و فریب سے روشاس کرایا۔اسلام وپاکستان کے بارے میں ان کی خطر ناک سرگر میوں سے آگاہ کیا۔

قادیانیوں سے میل ملاقات، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، لین دین، شادی بیاہ کاروبار و تجارت یہاں تک کے سلام دعاکر نا بھی بالکل حرام ہے،جو مسلمان؛ قادیانیوں کو اپنا دوست رکھتے ہیں ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوجاتے ہیں۔اور جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خالق کائنات اللہ جل جلالہ بھی ناراض ہوجاتے ہیں ۔ جس سے اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوجاتے ہیں ۔ جس سے اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوجاتیں تو بتاؤ اس کا دنیاوآخرت میں کیا ٹھکانہ ہو گا؟ سرطاہر نے جب یہ باتیں ناراض ہوجاتیں تو بتاؤ اس کا دنیاوآخرت میں کیا ٹھکانہ ہو گا؟ سرطاہر نے جب یہ باتیں کی تو تمام بچ س کر لرز گئے اور وہ چاروں دوست اپنے سابقہ افعال پر سخت نادم ہو کر اور شرم کے مارے ان کے سر جھکتے جلے گئے۔

تمام دوستوں نے منٹوں میں یہ فیصلہ کرتے ہوئے" سرطاہر" سے معانی ما نگنے کی ٹھانی اب وہ چاروں دوست سرطاہر کے پاس سر جھکاتے ہوئے حاضر ہوئے اور اپنے اساد محترم سے معانی ما نگی اور اٹل وعدہ کیا کہ آج کے بعد ہم پرویز لعنتی قادیانی سے ہرقشم کا تعلق ختم کرتے ہیں اور اس کا مکمل طور پر بائیکاٹ کرتے ہیں۔ سب دوستوں نے یک زبان ہو کر سرطاہر کو اظمینان دلایا، پھر انتہائی جاند ارسوشل بائیکاٹ کا دوستوں سے کا اعلان کر دیا۔ جس سے قادیائی کا بچپہ سپٹا اٹھا اس لعین قادیائی نے اپنے دوستوں سے کئی دفعہ ملا قات کرنے کی ناکام کوشش کی لیکن اسے ہر دفعہ ایک ٹکا ساجو اب ماتا۔ اس بات کو کئی مہینے بیت گئے قادیائی اب اداس اداس اور پریشان الوکی طرح رہنے لگا اسے دوستوں کی تنہائی کا شخ گئی، دوستوں کی حسین محفلیں ان کی باتیں اور یادیں دل کو کاٹ رہی تھیں۔ آخر پھر اس قادیائی نے اپنے غلطیوں پر دھیان دیا اور اور یادیں دل کو کاٹ رہی تھیں۔ آخر پھر اس قادیائی نے اپنے خوستوں کے پاس آیا، جو اور یادیں دل کو کاٹ رہی تھیں۔ آخر پھر اس قادیائی نے اپنے دوستوں کے پاس آیا، جو توبہ تائب ہو کر ایک دن وہ خوشی خوشی سے جھومتا ہو ااپنے دوستوں کے پاس آیا، جو توبہ تائب ہو کر ایک دن وہ خوشی خوشی سے جھومتا ہو ااپنے دوستوں کے پاس آیا، جو توبہ تائب ہو کر ایک دن وہ خوشی خوشی سے جھومتا ہو ااپنے دوستوں کے پاس آیا، جو توبہ تائب ہو کر ایک دن وہ خوشی خوشی سے جھومتا ہو ااپنے دوستوں کے پاس آیا، جو توبہ تائب ہو کر ایک دن وہ خوشی خوشی سے جھومتا ہو ااپنے دوستوں کے پاس آیا، جو

ایک دوست کے ڈار کنگ روم میں خوش گیبوں میں مصروف تھے جب وہ اندر داخل ہواتوان سب کے چہرے سرخ ہو گئے اور غصے سے اسے دیکھتے ہی اپنے منہ پھیر لیے۔
وہ ہنس کر بولا میں آج آپ کو ایک خوشخبری سنانے آیا ہوں جسے سن کر تمہارے چہرے گلاب کی طرح کھل جائیں گے دل باغ باغ ہو جائیں گے۔ سب حیرت ناک نظروں سے اسے دیکھنے لگ گئے وہ یک لخت بولا کہ تم سب کو مبارک ہو کہ میں نے قادیانیت پر لعنت بھیج دی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اسلام قبول کر چکا ہوں۔

سب دوست خوشی سے اچھل پڑے اور اس کو گلے لگالیا۔ پھر اسی نومسلم نے سب دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا" الحمد للد" اب میں آپ کی طرح ایک پکاسچا مسلمان ہوں۔ وہ کہنے لگا آپ کے مسلمان ہی قادیانیت کو پال رہے ہیں جو قادیانیوں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں۔ آپ نے جب میر اسوشل بائیکاٹ کیا تو مجھے اپنے جرم پر احساس ہوا بلکہ ندامت اور شر مندگی بھی ہوئی اور جرم کا یہی احسان مجھے کھینچ کر گلشن اسلام میں لے آیا۔

اگر آپ کا بچہ رات گیارہ بجے آوارہ گردی کرتا ہواگھر آئے اور آپ اسے پھی نہ کہیں تو وہ اگلے دن اس سے بھی تاخیر سے آئے گا اگر آپ کا بچہ ایک دن اسکول نہ جائے اور آپ اس سے باز پرس نہ کریں تو پورا پورا ہفتہ اسکول نہیں جائے گا۔ اگر آپ کا بچ سگریٹ نوشی کرے اور آپ اس کو نہ ڈانٹیں توہ پکا سگریٹ نوش بن جائے گا۔ اگر گا۔ اگر اس کے بر عکس آپ سختی سے ایکشن لیس تو یہ بچہ رات کو جلدی گھر آئے گا، اسکول سے چھٹی تو در کنار کبھی سوچے گا بھی نہیں کیونکہ آپ کی سختی ڈانٹ اور آپ اسکول سے خصے نے اس جرم کا احسان دلایا ہے۔ اس کی غلطی سے آگاہ کیا ہے اس کے گنا ہوں سے آشا کیا ہے۔ اگر آپ یا نجے جھ سال پہلے میر اسوشل بائیکاٹ کر دیتے تو میں کب کا سے آشا کیا ہے۔ اگر آپ یا نجے جھ سال پہلے میر اسوشل بائیکاٹ کر دیتے تو میں کب کا

مسلمان ہوجاتا اگریوں ہی ساری زندگی آپ در میان ایک قادیانی کی حیثیت سے گزار دیتااور مرکر جہنم واصل ہو تا تو۔ اس نے بآواز بلند کہا کہ میں اس نتیجے پر پہنچاہوں کہ قادیانیوں کوان کے جرم کا حساس دلاناہو گا،ان کا بھر پور انداز میں بائیکاٹ کرناہو گا تا کہ ان کی عقل درست ہو جائے۔انہیں اپنے جرم کااحساس ہو، انہیں اپنے رویے پر ایک دھیکا لگے۔اس نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ جو مسلمان قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ نہیں کرتے وہ قادیانیت کی پرورش کرتے ہیں اور قادیانیوں کی قادیانیت پر پختہ کرنے پر معاون و مدر گار ہیں۔ ایسے مسلمان اسلام وملت اسلامیہ کے بہت بڑے نادان دوست ہیں۔ وہ گرج دار آواز میں بولا اگر محلے میں کوئی شخص اغواہو جائے تو پورے محلے میں کہرام مچ جاتا ہے۔ ہمار امحلہ مغوی کے گھر پہنچ جاتا ہے، مغوی کے گھر والوں سے ہر قسم کا تعاون کر تاہے ، تھانے کچہری تک جاتا ہے ، احتجاجی مظاہرے کر تا ہے لیکن اگر کوئی شخص قادیانی ہو جائے تو کوئی نہیں بولٹا کوئی احتجاج نہیں کر تا حالا نکیہ جب کوئی شخص اغواہو تاہے تواس کا جسم اغواہو تاہے اس کا ایمان اغوانہیں ہو تا۔ جب ایمان جسم سے زیادہ قیمتی ہے جسم کے اغوا پر احتجاج اور ایمان کے اغوا اور قتل پر خاموشی کیوں؟ اہل ایمان! یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟؟ وہ بولتا چلا جارہاتھا محلے کے کسی مکان کو آگ لگ جائے تو پورے کا پورامحلہ چیخ اٹھتا ہے۔ ہر آدمی آتش زدہ مکان پر پانی ڈالتا ہے ، بالٹیاں لیے المدیر تاہے ، فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کو لا یاجاتا ہے ہوٹر نج رہے ہوتے ہیں ، پولیس کا سلاب بھی آچکا ہو تاہے ہر طرف خوف وہر اس بھیلا ہو تاہے۔ سکون اس وقت ہو تاہے جب آگ مکمل پر طور پر بچھ جاتی ہے۔ لیکن

اگر اسی محلے میں کوئی گھر قادیانی ہو گیا ہو، کوئی واویلا نہیں، کوئی چینیں نہیں مارتا حالا نکہ اس گھر میں الیمی آگ لگی ہے جس نے گھر کا سان کیابلکہ گھر کے افراد کا ایمان جلد یاہے۔ اس آگ نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کے ایمان تھسم کر کے

انہیں قادیانی بنادیاہے، محلے میں ایک گھر امت مسلمہ سے نکل کر کفر کے گھات میں اتر گیا، ملت اسلامیہ کی نفری سے ایک گھر کی کی ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ایک کا فرکے ایمان لانے کی فکر ہوتی تھی۔ ہمیں مسلمان کے ایمان کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امت کی مثال دیوار کی اینٹوں کی طرح ہے جس طرح ایک اینٹ دوسری اینٹ کا سہاراہوتی ہے اسی طرح ایک امتی دوسرے امتی کا سہاراہوتی ہے اسی طرح ایک اینٹ دوسری اینٹ کا سہاراہوتی ہے اسی طرح ایک امتی ہم یہ پہرہ دے دار ہے کیا ہوں کا پہرے دار ہے کیا ہم یہ پہرہ دے رہے ہیں؟ قیامت کے روز ہم اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جو اب دیں گے ؟ وہ بے تکان بواتا جارہا تھا اس کے جملوں میں تیر کی چیمن اور تلوار کی کاٹ تھی۔ سب دوست ندامت سے سر جھکائے بے حرکت بیٹے تھے۔ زبانیں گنگ ہو چکی تھیں۔ آ تکھول سے آنسوؤں کے سمندر جاری تھے گویا انسان مزبانیس پتھر کے بت پڑے ہیں۔ ہر ایک بت خاموش کی زبان سے بول رہا تھا۔

المنات، آذايو ويديوس فريد المال المورص في الماري المالي المورص في المركز اور مسك المركز المر

## صنف ِنازک.....روپ بهر وپ

اہلیہ مفتی شبیر احمہ حنفی

بات پرانی ہے لیکن سوفیصد درست ہے کے کمان سے تیر اور زبان سے نگل بات کبھی واپس نہیں آتے اور جب شکاری کا نشانہ خطا ہو جاتے تو نہ صرف وہ اپنے شکار سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے بلکہ شکار بھی اپنے دشمن کو پیچان کر ہمیشہ چو کنا اور اس کی دستر س سے دور رہتا ہے۔ اس طرح بغیر تحقیق و تصدیق اور سچائی جانے بغیر کسی جذباتی دباؤکی تحت زبان سے جوبات نکل جاتی ہے اس کے اثر ات نہ صرف دور رس ہوتے ہیں۔ بلکہ مجھی توساری زندگی کا پچھتا وابن جاتے ہیں۔

آج ہم اپنے گھروں میں ہے سکونی ہے امنی نفرت حسد اور ماحول میں ایک تناؤد کھتے ہیں جس کابڑاسب ہماری خواتین ہیں اور الن زہر اگلتی ہاتیں ہیں جو دلوں کے شفاف آئینوں پر بد گمانی اور بداعتادی کے جال بن کر ان کوبد نما اور داغ دار بنادی ہیں ہیں اور جب اعتبار کے رشتوں میں دراڑیں پر جائیں تو زندگی جہنم بن جاتی ہے اور اس کار خیر میں خواتین کو اتنی مہارت حاصل ہوتی ہے کے ان کا کوئی تیر ضائع نہیں ہوتا بلکہ جاکر ٹھیک نشانے پر لگتا ہے ویسے تو عورت کے بہت روپ ہوتے ہیں اور ہر روپ میں قدرت نے شفقت محبت اور نزاکت کوٹ کوٹ کر بھری ہے ایثاروچارہ گری اس کی فطرت میں رکھی گئی ہے اور اس کے وجود کو عظمت وبلندی کی علامات قرار دیا گیا ہے لیکن جب یہی پیکر کر دار کی بلندیوں سے پستیوں کی جانب گامز ن ہو جاتا ہے اور اس نرم ونازک ہو نٹوں سے پھولوں کی بجائے انگارے بر سنے لگتے ہیں تو پھر وہ عورت نہیں رہتی بلکہ چڑیل کا روپ دھار کر گھر کی خوشیوں کو نگل لیتی ہے ایک ہم کو کثرت سے ملیس گی جن کی تلخ کلامی طنزیہ جملے ہتک آمیز روپہ اپنوں اور پر ایوں کو اذبیت کی سولی پر ملیں گی جن کی تلخ کلامی طنزیہ جملے ہتک آمیز روپہ اپنوں اور پر ایوں کو اذبیت کی سولی پر ملیں گی جن کی تلخ کلامی طنزیہ جملے ہتک آمیز روپہ اپنوں اور پر ایوں کو اذبیت کی سولی پر ملیں گی جن کی تلخ کلامی طنزیہ جملے ہتک آمیز روپہ اپنوں اور پر ایوں کو اذبیت کی سولی پر ملیں گی جن کی تلخ کلامی طنزیہ جملے ہتک آمیز روپہ اپنوں اور پر ایوں کو اذبیت کی سولی پر ملیں گی جن کی تلخ کلامی طنزیہ جملے ہتک آمیز روپہ اپنوں اور پر ایوں کو اذبیت کی سولی پر

لٹکائے رکھتے ہیں ایسی صنف نازک اپنی کچھ پل کی خوشی کے لیے دوسروں کورلانے کے بیدہ میشہ تیار رہتی ہیں ہمیں اندازہ بھی نہیں ہو تا کے بند ہو نٹول کے اندر بندر ہنے والی زبان جب خاموشی کو توڑتی ہے تو بہت انقلابات جنم لے لیتے ہیں وہ خوا تین جواس دنیا کو صرف ایک تماشا گاہ سجھتی ہیں شغل کے طور پر دوسروں کے جذبات سے کھیلتی ہیں اور جب بھی ان کے ہاتھ میں کسی کی کوئی خامی یا کمزوری گئی ہے جذبات سے کھیلتی ہیں اور جب بھی ان کے ہاتھ میں کسی کی کوئی خامی یا کمزوری گئی ہے یاان کے کر دار کا کوئی منفی پہلوان کے سامنے آتا ہے اسے زمانے بھر کے روبرولانے کے لیے وہ بے قرار ہو جاتی ہیں کیول کے ان پاس دل نہیں ہوتے اور دوسروں کی عزت اچھالنے میں ان کو بڑا مزہ آتا ہے حاض کر کسی ایسے کی جس سے ان کو زیادہ عزت ملی ہو۔

خواتین کی اکثریت حسد میں مبتلا ہو کر دوسروں کی زندگی اجیر ن کر دیتی ہے کوئی خوش ہوخوش حال ہو خوش لباس ہو ذہین ہویا پھر اپنے خلقہ احباب میں مقبول ہو تو خالی برتن کی طرح کھڑ کنے والی خواتین سے بیہ سب؛ بالکل بر داشت نہیں ہوتا۔ کسی کی زندگی تباہ کر کے اپنی راہ ہو لیتی ہیں۔ ان کی مثال اس خود غرض باغبان جیسی ہوتی ہے جو گلستان میں کھلے حسین پھولوں سے لوگوں کو دور رکھنے کے لیے یہ مشہور کر دیتا ہے کے ان پو دوں میں کانٹے اس قدر زہر ملے ہیں کے اگر کسی نے ان کو چھولیا تو اپنی جان کے حوف زدہ ہو کر ان سے جائے گا ان کا بیہ حربہ اس قدر کا میاب ہوتا ہے کے لوگ خوف زدہ ہو کر ان پھولوں کے قریب جانا تو دور کی بات ان کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔

ایساکر کے نہ صرف ان کو وقتی خوشی ملتی ہے بلکہ ان کی آنا بھی تسکین پاجاتی ہے خواتین کی اس قتم کو کیا بولیں جوالی حرکتیں اپنی ذات کے گھمنڈ اور برتری کی احساس سے مفلوج ہو کر کرتی ہیں اور ہمیشہ ان لوگوں کو ہی نشانہ بناتی ہیں جو ان کے تحت ہوتے ہیں یا حیثیت میں ان سے کم ہوتے ہیں جب بھی موقع ملتا ہے انہیں اپنے تحت ہوتے ہیں یا حیثیت میں ان سے کم ہوتے ہیں جب بھی موقع ملتا ہے انہیں اپنے

مذاق کانشانہ بناتی ہیں اور اپنے طنزیہ چھبتے ہوئے جملوں سے ان کے دلوں پر نشتر لگاتی ہیں یہ لوگ یا تواپنے حالات سے پریشان ہوتے ہیں یا فرکسی کی شادی ہونے میں تاخیر ہور ہی ہو یابد قشمتی سے طلاق ہوگئ ہو یا فرکسی کارنگ کالا ہو یاکسی کا قد چھوٹا ہو ان کی تنقید کانشانہ بنتا ہے۔

الیی خواتین کی کی شاحت بالکل بھی مشکل نہیں ہوتی کیوں کے ان کے چرے تازگی و شادانی اور دل کشی سے عاری ہوتے ہیں ان کی آئھوں میں ہمیشہ ایک طنزیہ چیک ہوتی ہیں اور اپنی فطرت کی وجہ سے یہ سکون واطمینان کی نعمت سے محروم ہوتی ہیں۔

یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کے زبان سے نکلے تکلیف دہ اور دوسروں کی عزت نفس کو مجروح کرنے والے الفاظ کے وارسے روح پر جو گھاؤ لگتے ہیں وہ کبھی مند مل نہیں ہویاتے کسی ناسور کی طرح تاعمر رستے ہیں۔

الیی خواتین کوچاہیے کے وہ اس بات کا یقین کر لیں کے آج جو وہ بول رہی ہیں کل کو وہ ہی کا ٹیس گی آج اگر وہ اتنی با اختیار ہیں کے جس کوچاہے رلا دیں اور جس کو چاہے ہنا دیں تو کل کو جب یا اختیار کسی اور کو مل جاتے گا اور وہ کم مایہ اور بے حثیت ہو جائیں گی تو تب کیا وہ مکافات عمل سے بچ سکیں گی ؟ یا در کھیں کڑوی باتیں بول کر یا طعنوں سے نہ ہم معاشر ہے میں کوئی نمایاں مقام حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی خود عزت و تکریم کی سند پاسکتے ہیں بلکہ ان کا ہتک آمیز سلوک ایک دن اپنے پر ائے سب کو ان سے دور کر دے گا اور وہ اس بھری دنیا میں تنہا ہو جائیں گی اور فٹ نہ ہی کوئی غم گسار ہو گا اور نہ ہی کوئی چارہ گر۔

بلاشبہ ہمارے معاشرے میں زیادہ خرابیوں کی جڑ ہماری" زبان" ہے جو انسان کو کہیں کانہیں رہنے دیتی ۔

## حکومت بڑی "کرپٹ"ہے!!

محمد اعجاز ، قصور

کل تک سائیل پر گھومنے والا ٹی وی اینکر کسی سے نوٹوں کی بوریاں لے کر سارادن حکومت کو گالیاں دے گااور کہے گا حکومت بڑی کرپٹ ہے۔

موٹے پیٹ والا سیڑھ ایک روپیہ ٹیکس نہیں دے گا اور دوسروں سے کہے گااس پارٹی سے ملک نہیں چل رہاکاروبار ڈاؤن ہے ۔ بس یار حکومت بڑی کر پٹ ہے۔ سبزی والا پیسے پورالے گااور سڑی ہوئی سبزی دے گا۔ کم تولے گالیکن کہے گا حکومت بڑی کریٹ ہے۔

قصائی پیسے بورالے گا چن چن کر ہڈیاں تول کے دے گا۔ لیکن کہے گایہی کہ حکومت بڑی کرپٹ ہے اب تو یہ بھی نہیں معلوم ہو تا کہ گوشت حلال جانور کا ہے یا کتے ، گدھے وغیرہ کا۔

دودھ والا، پانی کی بالٹی دودھ میں انڈیلتے ہوئے یہی روناروئے گا، پاجی کی دیسے حکومت بڑی کر پٹ اے۔

سر کاری ڈرائیور سر کار کی گاڑی سے ڈیزل چرائے گالیکن گھر جاتے ہوئے دوستوں سے یہی کیے گا: حکومت بڑی کریٹ ہے۔

ہیڈ ماسٹر سکول کے عمارت اور فرنیچر کافنڈ اپنے گھر لے جائے گالیکن ٹاٹ پر بیٹھے بچوں کے سامنے وہ بھی یہی فلسفہ بیان کرے گا حکومت بڑی کر پٹ ہے۔

کیاڈاکٹر، کیاانجینیر اور کیاسر کاری ملاز مین اور کیاافسر ان۔سب اپنے ضمیر کو حاضر ناظر جان کے سوچے کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ کیا ہم بھی کچھ نہ کچھ" کر پٹ" ہیں یا صرف" حکومت بڑی کر پٹ ہے۔"

## بد نظری اور پر ده

اہلیہ ڈاکٹر محمد مز مل

ایک مسلم نوجوان ایک عام عوامی مقام (Public Place) پر بیرها، نبی صلی الله علیه وسلم کی اس دعا پر غور کر رہا تھا که"اللّٰهُ ﷺ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَم كَى اس دعا پر غور کر رہا تھا کہ"اللّٰه علی عور توں کے فتنہ سے تیری پناہ النِّسَاءِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَنَا بِ الْقَابُرِ "اے الله میں عور توں کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

پھرائس نے سوچا کہ عور توں کے فتنہ سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟ اُسے تصوراتی طور پر ایک خاتون کی طرف سے جواب ملا کہ میں ڈھیلا ڈھالا عبایا پہن لوں تو آپ نگی سکتے ہو؟ نوجوان نے کہا نہیں کیونکہ عبایا تو جسم کو ڈھانپ لے گا مگر آپ کا چہرہ مجھے بد نظری والے گناہ سے نہیں بچا سکے گا۔ خاتون نے کہا کہ میں چہرہ بھی ڈھانپ لوں گی، یعنی نقاب کر لوں گی، پھر تو آپ میرے فتنہ سے نیچ جاؤ گے؟ نوجوان نے جواب دیا کہ شاید نہیں کیونکہ آپ کی لمبی لمبی پلکیں اور انتہائی نفیس آئی برومیرے جذبات کو گرمانے میں بھر پور کر دار اداکریں گئے، اور فتنۃ النسالینی جگہ بر قرار رہے گا۔

خاتون نے دلیری دکھاتے ہوئے جواب دیا کہ میں اپنے سرکی چادر ایسی بنواؤں گی کہ اس سے میر اما تھا اور آئکھیں حجیب جائیں گی اور مجھے صرف سامنے کی طرف ہی نظر آئے گا، لہذا اب آپ گناہ سے نی جاؤ گے۔ نوجوان سوچتے ہوئے گویا ہوا نہیں آپ کے ہاتھوں کی سفید اور ملائمیت سے لبریز جلد مجھے اپنی طرف متوجہ کرے گی اور اس طرح میں دل ہی دل میں آپ کوسوچتار ہوں گا۔

خاتون نے نوجوان کی بات کو تسلیم کیا اور کہا کہ ہاں ہاتھوں میں بہت کشش ہوتی ہے، پھر اس نے باہمت جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں ہاتھوں پر بھی دستانے ڈال لوں گی اب تو آپ کے پاس کوئی جواز نہیں بیچ گا؟اس بار نوجوان نے قدرے رک کر جواب دیا کہ مسلہ تو سے کہ مجھے فتنۃ النساسے بچناہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عور توں کے فتنہ سے بیخے کی دعافرمائی تھی۔

خاتون نے پوچھا کہ آپ کھل کر بات کرواور مزید کوئی اعتراض ہے تووہ بتاؤ؟ تونوجوان نے جلدی سے کہا کہ آپ کے پاؤں کی چمکتی ہوئی سرخ وسفید ایڑیاں میری نظروں کو کھنچ لیں گی، تو ذہن میں تو فتنہ پھر سے بیٹھ جائے گا،اس بار خاتون نے مزید صبر اور حوصلے کے ساتھ انتہائی متاثر کن جواب دیا کہ میں بند شوز اور جراہیں کہن لوں گی،اب تومیر اساراجسم کپڑے میں کور ہو جائے گااور اب آپ عور توں کے فتنے سے محفوظ ہو جائیں گے۔

نوجوان، مخل کے ساتھ بولا، نہیں، کیونکہ آپ کے سلم اور سارٹ جسم پر
نگینوں سے چمکتا ہوا عبایا میری نظر کو متوجہ نہ ہونے میں رکاوٹ ہوگا، خاتون نے
نوجوان کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ ٹھیک ہے میں نگینوں، کڑہائیوں اور
چمک دمک والا کامدار عبایا نہیں پہنوں گی۔ نوجوان نے ٹھنڈی آہ بھری اور خاموش
ہوگیا کچھ بولناچا ہتا تھا مگر بول نہیں رہا تھا۔ خاتون نے ازخود ہی پوچھ لیا کہ اب کیا مسئلہ
ہے؟ نوجوان نے کہاعورت کی چال ڈھال میں بہت ادائیں ہوتی ہیں، حتی کہ عورت
اپنے ہاتھ کو بھی حرکت دیتی ہے تو بے شار اداؤں سے بھری تحریک فضامیں پھیل جاتی

خاتون نے ٹھنڈی آہ بھری اور جوان سے کہا کہ میں اپنی چال ڈھال میں میانہ روی اختیار کروں گی،اور جسم کوالیی کوئی حرکت نہیں دوں گی کہ جس سے کوئی میری جانب متوجہ ہو سکے،اب تو کوئی بات باقی نہیں رہتی؟لیکن نوجوان نے پھر نفی

میں سر ہلا دیا،اب خاتون اور نوجوان کے پاس کہنے کو کوئی لفظ نہیں بچا تھا،لیکن ابھی تک دل میں ابہام موجود تھا۔

اتنے میں ایک باعلم اور خیر خواہ دوست آگیااوراس نے ان دونوں کی مکمل بات سننے کے بعد دونوں کے لیے انتہائی اہم مشورہ دیا کہ اے جوان! تم اللہ کے تھکم کے مطابق اپنی نظر نیجی رکھا کرواینے آپ کو نظر کی برائی سے بچالینے والا جوان عورت کے فتنہ سے کافی حد تک محفوظ ہو جاتا ہے اور پیہ حکم الہی بھی ہے کہ مسلمان مر دوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شر مگاہوں کی حفاظت کریں یہی ان کے لئے پاکیزگی ہے لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالی سب کچھ سے خبر دار ہے۔ اے مسلم خاتون! آپ از حد کوشش کر کے گھر کی چاردیواری میں رہا کریں، اور بوقت انتہائی امر مجبوری ہاہر نکلو اور ابھی آپ دونوں کے در میان ہونے والی گفتگو میں سامنے آنے والی احتیاطوں کو ہمیشہ اپنایا کریں، آپ کا وجو د کیڑے میں مستور ہونے کے باوجود مر دول کو ماکل کرنے میں بہت زیادہ رغبت رکھتا ہے ، قر آن میں ہے: مرغوب چیزوں کی محبت لو گول کے لئے مزین کردی گئی ہے جیسے عورتیں ، بیٹے، سونے ، چاندی کے جمع کئے ہوئے خزانے اور نشان دار گھوڑے اور چویائے اور کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کاسامان ہے اور لوٹنے کا اچھاٹھ کانا تواللہ تعالیٰ ہی کے یاس ہے۔

اہذا آپ کا جسم مر دول کے لیے مر غوب اور زینت والی چیز ہے، اس لیے آپ الپنے جسم کو ماکل کرنے والیوں کی طرح نہیں، بلکہ عائشہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کی طرح چھپانے والیوں میں شامل کریں، اور اللہ کے اس حکم کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے عمل کریں کہ، قرآن پاک میں اس کا حکم اس طرح ہے: مسلمان عور توں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنی گریبانوں پر اپنی

اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے یااپنے خاوند کے لڑکوں کے یااپنے خاوند کے لڑکوں کے یااپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے میل جول کی کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے میل جول کی عور توں کے یا خالموں کے یا ایسے نوکر چاکر مر دوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے کور توں کے جو عور توں کے پر دے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پکوں کے جو عور توں کے پر دے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کرنہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہوجائے ،اے مسلمانو!تم سب کے سب اللہ کی جناب میں تو ہہ کروتا کہ تم نجات یاؤ۔

ان احکام سے سمجھ آتی ہے کہ آپ مائل کرنے والی مت بنیں، آپ زینت ظاہر کرنے والی مت بنیں، آپ زینت ظاہر کرنے والی مت بنیں، آپ طرح طرح کی ادائیں لگا کر چلنے والی مت بنیں، آپ اپنا فیشن کسی دو سرے کے سامنے مت ظاہر کریں، جدید فیشن والا یازیب و زینت والا لباس پہن کر گہر سے نکلنا حرام قرار دیا گیا ہے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: اے لوگو! اپنی عور توں کو زینت والا لباس پہن کر اجنیوں کے سامنے نکلنے سے منع کرو۔



## فقير كسان كاجواب

محمر سمعان، گو جرانواله

جھے یقین ہے اس کو جو بھی پڑھے گاانشاءاللہ عزوجل وہ غریبوں سے نفرت نہیں کرے گا کیونکہ غریبی صرف اللہ عزوجل کی آزمائش ہے کہ کون کس حال میں اللہ عزوجل کو یاد کرتا ہے۔ کہانی کچھ اس طرح سے ہے کہ کسی زمانے میں دو کسان رہتے تھے۔ وہ دونوں سکے بھائی تھے چھوٹے بھائی کانام سلطان تھا اور بڑے بھائی کانام اکرام تھا۔ چھوٹا بھائی بہت غریب اور بڑا بھائی امیر تھا۔ لیکن بڑے بھائی نے کبھی بھی اگرام تھا۔ چھوٹا بھائی کی مد دنہ کی بلکہ وہ اس سے ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ غریبی تمہاری قسمت میں لکھی ہوئی ہے اور تم ہمیشہ غریب ہی رہوگے اور غریب ہی مروگے۔

ایک مرتبہ چھوٹے بھائی کے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ کسی دوسرے شہر میں چال کراپنی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے ایک روزوہ اپنے گھرسے نکل گیا اور چلتے چلتے وہ ایک الیی جگہ پہنچا جہاں کسی بادشاہ کا محل تعمیر ہور ہا تھا لیکن اس بادشاہ کے ساتھ ایک عجیب بات یہ ہور ہی تھی کہ جب محل ایک طرف سے مکمل ہوجا تا اور کاریگر یعنی کام کرنے والے دو سری طرف کام کرنے لگتے تو پہلی طرف کا حصہ خو دبخود گرجا تاکسان یہ عجیب بات دیکھ کر چھ دیر کیلئے وہیں کھڑا ہو گیا' دیکھتار ہااتنے میں وہاں گرجا تاکسان یہ عجیب بات دیکھ کر چھ دیر کیلئے وہیں کھڑا ہو گیا' دیکھتار ہااتنے میں وہاں بادشاہ بھی آگیا اس نے کسان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اور کہاں سے آئے ہو اور کہاں جا آئی کیلئے کہاں جا رہی خریب کسان ہوں اور قسمت آزمائی کیلئے کہاں جا رہی جا رہی ہو اور سے شہر میں جارہا ہوں اس پر بادشاہ نے کہا کہ جب تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ تو محمد کو ضرور یاد رکھنا اور کسی سے اس کی وجہ معلوم کرکے مجھے بتانا کہ میر امحل اس طرح بننے کے بعد آدھاکیوں گرجا تا ہے۔کسان نے بادشاہ سے وعدہ کر لیا کہ وہ یہ

بات معلوم کرکے اسے بتائے گا' جب کسان وہاں سے اپنے سفر پر آگے روانہ ہواتو راستے میں ایک دریا آگیا ابھی وہ دریا کو پار کرنے ہی لگا تھا کہ دریا میں سے ایک بڑاسا کچھوا باہر فکلا اور پوچھا کہ اے مسافر تم کون ہو اور کہاں جارہے ہو؟ جب کسان نے اپنے سفر کا مقصد بتایا تو کچھوے نے کہا کہ جب تم اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاؤ تو مجھے بھی یاد رکھنا میں دریا میں رہتا ہوں اس کے باوجود اندرونی طور پر جلتا رہتا ہوں۔ میرے سینے میں ہر وقت آگ لگی رہتی ہے کسی سے یہ دریافت کرنا کہ آخراس کاسب کیا ہے۔

کسان نے کچھوے سے بھی وعدہ کرلیا کہ وہ اس کے ہر وقت اندرونی طور پر جلتے رہنے کا سبب معلوم کر کے بتائے گا کچھوے نے اس کسان کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر دریا یار کروا دیا۔ چلتے چلتے کسان کو بھوک لگی۔ اس نے راستے میں ایک آلو ہے کا درخت دیکھا اور اس نے کیے کیے آلوہے توڑ لیے اور بیٹھ کر کھانے لگاسارے کے سارے آلو چے کڑوے تھے۔اس کسان نے سارے آلو جے بھینک دیئے اور غصے میں در خت کی طرف ایکا کہ اسے توڑ دے تا کہ اس طرح کوئی دوسرا آدمی دھوکے میں آلوجے نہ کھانے لگے جب وہ اس کی شاخیں توڑنے لگاتو آلوہے کا در خت فریاد کرتے ہوئے بولا کہ میں خو دیریشان ہوں کہ میر انچل اتناکڑوا کیوں ہے جب تم اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاؤتو پھر کسی سے یہ ضرور دریافت کرنا کہ میرا پھل کڑوا کیوں ہوتا ہے؟ کسان نے درخت سے بھی وعدہ کرلیا کہ وہ ضرور معلوم کرکے اسے بتائے گا۔ ا یک جنگل ہے وہ گزر رہا تھا کہ اس نے در ختوں کے حجنڈ میں گھاس پھوس کی ایک جھو نپڑی دیکھی وہ آرام کرنے کے خیال سے جھو نپڑی میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ ایک بوڑھا فقیر گہری نینر سور ہاہے وہ فقیر بارہ سال تک مسلسل جاگتا تھا اور پھر بارہ سال تک سو تار ہتا تھا ابھی کسان کو وہاں چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ

فقیر نیند سے جاگ پڑااور کسان سے کہنے لگا کہ تم نے نیند کے دوران میری حفاظت کی ہے میں تم سے بہت خوش ہوں۔ یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور کہاں جا رہے ہو؟ کسان نے اپنا مقصد بیان کیا۔ کسان کی بات سن کر فقیر نے اس کے سر پر ہاتھ کھیر ااور کہا کہ اب تم آگے مت جاؤ اور جس راستے سے آئے ہو اسی راستے سے واپس جلے جاؤ۔

کسان نے فقیر سے وہ سوالات پو چھے۔ پہلے سوال کے جواب میں فقیر نے کہا کہ بادشاہ کی ایک جوان بٹی ہے جو شادی کے قابل ہو چکی ہے جب تک بادشاہ اپنی بٹی کی شادی نہیں کرے گا۔ اس کا محل اسی طرح گر تارہے گا۔ کچھوے کے سینے میں ہر وقت آگ سی کیوں لگی رہتی ہے اس کا جواب دیتے ہوئے فقیر نے کہا کہ کچھوے کو اللہ تعالی نے دانش مندی کی دولت دی ہے مگر وہ خود غرض ہے۔ اسے اپنے سینے میں دبائے بیٹے اس سے کہو کہ وہ اپنی دانش مندی دوسروں میں تقسیم کردے۔

آلوچے کے درخت کا پھل کڑواہو تاہے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فقیر نے کہا کہ آلوچ کے پیڑ کے نیچے جڑوں میں خزانہ د فن ہے اگر وہ خزانہ نکال لیا جائے تو اس میں میٹھے آلوچ کے جائے تو اس میں میٹھے آلوچ کی پر کسان سب سے پہلے آلوچ کے درخت کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ اس کا پھل کیوں کڑواہو تاہے درخت نے کسان سے کہا کہ خداکیلئے جتنی جلدی ہوسکے یہ خزانہ کھود کر نکال لو اور اسے تم اپنے ساتھ لے جاؤ کسان نے ایسا ہی کیا۔

پھر وہ کچھوے کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ وہ ہر وقت اندرونی طور پر کیوں جاتار ہتا ہے کچھوے نے اپنے جلتے رہنے کا سبب سن کر اپنی آدھی دانشمندی کسان کو دی دی۔ آخر میں وہ بادشاہ کے پاس پہنچا اور اسے بتایا کہ اس کا محل کیوں گر تار ہتا ہے بادشاہ نے اس کا سبب سن کر کسان سے پوچھا کہ تم میری بیٹی سے شادی کروگ۔

بادشاہ نے کسان کی رضامندی پاکر اس سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ شادی کے پچھ سال کے بعد کسان نے اپنے بڑے بھائی کو اپنے پاس بلالیا جب وہ دربار میں آیا تو چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی نے بڑے بھائی سے کہا کہ تم مفلسی کو میر امقدر کہتے تھے کہ یہ مجھی دور نہیں ہوسکتی لیکن دیکھ اللہ نے میری قسمت بدل دی ہے۔

بڑا بھائی بہت شرمندہ ہوااور سوچ رہاتھا کہ میں نے غریبی میں مجھی اس کی مددنہ کی پتانہیں میرے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ مگر چھوٹے بھائی نے اسے معاف کردیا۔

بس آخر میں بیہ لکھناہے کہ کوئی امیر کسی غریب کو حقیر نہ جانے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر امیر وغریب کو آزما تاہے۔



## مجھروں سے بحیے

ڈاکٹر فوزیہ جمال

ماہرین نے اس سلسلے میں تحقیقات کرکے بیہ نتیجہ اخذ کیاہے کہ مجھروں کو کاربن ڈئی آکسائیڈ پیندہے۔

اور چونکہ انسانی جسم سے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کا اخراج ہو تار ہتاہے اس لیے مچھر وں کا انسان کی ناک میں دم کر دینا کوئی غیر فطری عمل نہیں۔

بظاہر معمولی دکھائی دینے والی اس حقیقت کو استعال کرکے امریکن بائیو فزکس کارپوریشن نامی ادارے نے "موسکیٹو میگنیٹ آرایس"کے نام سے ایک آلہ ایجاد کیاہے۔

اس آلے میں پروپین نامی جزو کی ایک 20 پونڈ وزنی ہوتل نصب ہوتی ہے۔ جو کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا کرنے میں عمل انگیز (catalyst) کاکام کرتی ہے۔ اس لیے مچھر انسانوں کے قریب جانے کے بجائے اس آلے کے گرد جمع ہوجاتے ہیں اور جوں ہی وہ اس کے اندر داخل ہوتے ہیں مقید ہو کر مرجاتے ہیں۔ اس آلے کا مقصد بڑی جگہوں کو مچھر وں سے پاک کرنا ہے۔ اس میں موجود پروپین 18 سے 21 دنوں تک باقی رہتی ہے۔

اس موسم میں مجھروں کی کثرت کے باعث مختلف بیاریاں پھیل رہی ہیں ہسپتالوں میں کئی مریض ایسے آتے ہیں جو اس موسمی مرض کا شکار ہوتے ہیں۔ اس لیے میر امشورہ میہ کہ خاص طور پر مائیں اپنے بچوں کو مجھروں سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ کیونکہ مجھروں سے کئی مہلک اور جان لیوا بیاریاں پیداہوتی ہیں۔ تمام احتیاطی تدابیر اختیار کریں اور ڈینگی ، ملیریا وغیرہ جیسے امراض سے خود کو بچائیں۔

#### نجات نامه

## ام حمزه، سر گودها

ہم اپنے اس سلسلہ کا آغاز اللہ تعالیٰ کے مقد س اساء سے کرتے ہیں جن کو اساء حسیٰ کھی کہتے ہیں قرآن پاک میں ہے:ولله الاسماء الحسنیٰ فادعو بھا (اللہ کے سب نام ایجھے ہیں ان ناموں سے اس کو پکارو) حدیث پاک میں آیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے اساء حسیٰ جن کے ساتھ دعاما نگنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے نانوے ہیں جو شخص ان کو یاد کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

#### аШl

جوروزانہ ایک مرتبہ یااللہ پڑھے گاان شاءاللہ اس کے دل سے تمام شکوک وشبہات دور ہوجائیں گے اور عزم ویقین کی قوت نصیب ہوگی جو لاعلاج مریض بکثرت یااللہ کاور در کھے اور اس کے بعد شفاء کی دعامائے اس کو شفاکا مل نصیب ہوگی۔

الردی نا لہٰ کے اللہ کاور در کھے اور اس کے بعد شفاء کی دعامائے اس کو شفاکا مل نصیب ہوگی۔

الردی نا لہٰ کے اور اس کے بعد شفاء کی دعامائے اس کو شفاکا مل نصیب ہوگی۔

جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پندرہ "یار حمٰن " پڑھے گا اس کے دل سے ہر قشم کی سختی اور خفلت دور ہو جائے گی۔

#### الرحيم:

جو شخص روازنہ ہر نماز کے بعد سو مرتبہ "یا رحیم" پڑھے گا تمام دنیوی آفتوں سے ان شاءاللہ محفوظ رہے گا اور تمام مخلوق اس پر مہربان ہوجائے گ۔ **آفتوں** سے ان شاءاللہ محفوظ رہے گا اور تمام مخلوق اس پر مہربان ہوجائے گ۔ **آاءا**۔

جو شخص روزانہ صبح کی نماز کے بعد "یاملک" کثرت سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ سے غنی فرمادیں گے۔

### القدوس:

جو شخص روزانہ زوال کے بعد اس اسم کو کثرت سے پڑھے گاان شاءاللہ اس کادل روحانی امر اض سے پاک ہو جائے گا۔

#### السلام:

(السلام) جو شخص خو دپڑھے تمام بیاریوں سے محفوظ رہے گا اور اگر 115 مرتبہ پڑھ کر کسی قشم کے بیار پر دم کرے تواللہ تعالیٰ اس کو بھی شفاءعطا فرمائیں گے۔ **11ھۇھ ن**:

جو شخص کسی خوف کے وقت 630 مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا ان شاء اللہ ہر طرح کے خوف اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔جو شخص اس اسم کو پڑھے یا لکھ کرپاس رکھے اس کا ظاہر وباطن اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔

#### المهيمن:

(المہیمن)جو شخص عنسل کر کے دور کعت نماز پڑھے اور صدق دل سے سو مرتبہ یہ اسم پڑھے اللّٰہ تعالیٰ اس کے ظاہر وباطن کو پاک فرمادیں گے۔

#### المزيز:

جو شخص نماز فخر کے بعد اکتالیس مرتبہ پڑھے گا وہ ان شاءاللہ کسی کا محتاج نہ ہو گا اور ذلت کے بعد عزت یائے گا۔

#### الجبار:

جوشخص روزانہ صبحوشام 226 مرتبہ اس اسم کو پڑھے گاان شاءاللہ ظالموں کے ظلم و قہرسے محفوظ رہے گااور جوشخص چاندی کی انگھو تھی پریہ اسم نقش کرا پہنے گااس ہیبت اور شوکت لوگوں کے دلوں میں پیداہو گی۔

(جاری ہے)

## گوشه ظرافت

تین بچے آپس میں باتیں کررہے تھے۔

پہلا بولا: میں سفید رنگ کی کارلوں گا کیونکہ میرے ابو کے سرکے بال سفید ہیں۔ دوسر ابولا: میں سیاہ رنگ کی کارلوں گا کیونکہ میرے ابو کے سرکے بال سیاہ ہیں۔ تیسر ابولا: میں بغیر حیت کے کارلوں گا کیونکہ میرے ابو شخے ہیں۔

ایک امید وار کا انٹر ویو ہو رہاتھا اسے یقین تھا کہ وہ انٹر ویو ٹھیک دے رہا اور اسے ملاز مت ضرور ملے گی۔ انٹر ویو کے آخر میں انٹر ویو لینے والے نے پوچھا اچھا یہ بتائیں کہ گاپوجی گاپوجی گم کم کا کیامطلب ہے؟

امیدوار نے پہلے تو بہت سوچا پھر مایوسی سے بولا: اس کا مطلب ہے کہ مجھے نوکری نہیں ملے گی۔

.....

ایک نوجوان اپنے دفتر میں بیٹا مسلسل کچھ لکھ رہا تھا، اس کا دوست اسے ملنے آیا تب بھی وہ اپنے حساب میں غرق رہا دوست نے چیرت سے پوچھا: یہ کیا لکھ رہے ہو بھٹی ؟ کچھ نہیں یار! دراصل میری بیوی آج کل ڈائٹنگ کر رہی ہے۔ اس کا وزن ہفتے میں چار پونڈ کے حساب سے گھٹ رہا ہے جبکہ اس کا پوراوزن ایک سوار سٹھ پونڈ ہے۔ میں حساب لگارہا ہوں کہ اگر چو دہ ماہ تک اس کا وزن ایسے ہی گھٹتارہا تو ان شاء لائد اس سے نجات مل جائے گی۔

## شكايت كيسے درج كرائي جائے!!

تمام خرید ار اور ایجنسی ہولڈرز کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ماہنامہ بنات اہلسنت ہر انگریزی ماہ کی 2 تاریخ تک آپ کی طرف روانہ کر دیا جاتا ہے۔ کبھی آپ تک جُنچنے میں تاخیر ہو جائے یا بالکل ہی نہ مل پائے تو آپ ہمیں اپنی شکایت درج کر ائیں ان شاء اللّٰہ آپ کی شکایت کا از الہ کیا جائے گا۔

(ادارہ)

طریقه: نام ---- رسید نمبر --- خرید اری نمبر ---- ایجنسی نمبر -- ایڈریس ----تعد اور ساله ---- بابت ماه --- کار ساله نہیں ملا-

#### وضاحت:

[رسید نمبر]جب آپ نے رسالہ بک کرایا تھااور رقم اداکی تھی تو آپ کو دفتر کی جانب سے ایک رسید دی جاتی ہے۔ جس پر آپ کانام اور علاقہ وغیرہ لکھاہوا ہو تاہے۔ [خریداری نمبر]سے مرادیہ ہے کہ جب آپ کور سالہ بھیجنا جاتا ہے تو آپ کے نام اور ایڈریس کے ساتھ خریداری نمبر لکھاہوا ہو تاہے۔

[ایجنسی نمبر]سے مرادیہ ہے کہ جب آپ کوزیادہ تعداد میں رسالہ بھیجا جا تاہے تو آپ کے نام اور ایڈریس کے ساتھ ایجنسی نمبر لکھاہواہو تاہے۔

مثلا: محمد عبدالله، رسید نمبر 234، خریداری 456، مکان نمبر 32، رانا اسٹریٹ، ڈانخانہ حویلیاں، ہری یور، عدد 1، مارچ 2014۔

ہمیں خط لکھیں یا میسج کریں اور ای میل بھی کرسکتے ہیں۔

خط لکھنے کے لیے: دفتر رسائل وجرائد مر کزاہل السنت والجماعت 87 جنوبی سر گودھا

ای میل ایڈریس: mag@ahnafmedia.com

میسے کرنے کے لیے:03326311808

## رقم تبضجنے كاطريقه كار!!

تمام خریدار اور ایجنسی ہولڈرز کو ادارے کی جانب سے گزارش کی جاتی ہے کہ آپ کو ہر ماہ تسلسل کے ساتھ مطلوبہ رسائل بھیج جارہے ہیں۔ آپ کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ادارہ نے آپ کی طرف سے اداشدہ رقم کو یقینی بنانے کے لیے ہدایات جاری کی ہیں۔

(ادارہ)

### بذريعه مني آرڈر:

د فتر رسائل وجرائد [ماہنامہ بنات اہل السنت] مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا۔

نوٹ: منی آرڈر سلپ پر اپنانام مکمل پنة اور فون نمبر لکھنے کے ساتھ ساتھ مطلوبہ رسالے کانام ضرور لکھیں اور اگر نیار سالہ جاری کر اناہے توساتھ بریکٹ میں (جدید) لکھیں اور اگر سابقہ بل اداکرناہے توبریکٹ میں (تجدید) اور اپناخریداری نمبر لکھیں۔

### بذر يعه بينك ڈرافٹ:

ميزان بينك سر گودھابنام محمد الياس 14010360000900

نوٹ: اپنامکمل نام و پیته ، بینک ڈرافٹ نمبر لازی ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا S.M.S یاای میل کے ہمیں اس کی اطلاع دیں۔

ای میل ایڈریس:

mag@ahnafmedia.com

میسج کرنے کے لیے:

## [بنات اہلسنت کے مستقل ممبر بنئے دوستوں کے نام بنات اہلسنت سنبسکریش کیجیے]

# ممبرشپكاطريقه

نام:ولديت:
رابطه نمبر:ای میل:
بینک ڈرافٹ یامنی آرڈر نمبر (لازمی):
بینک کانام:رقم جمع کرانے کی تاریخ:
مکمل ایڈریس 🖃 :
مكان / فليك / د كان / د فتر نمبر ، دًا كخانه ، تحصيل ، ضلع اور صوبه واضح <sup>لك</sup> صين:
نوٹ: فارم کسی بھی سادہ کاغذ پر فِل اَپ کر کے سر کو لیشن مینیجر بنات اہلسنت کے نام
درج ذیل ہے پر ارسال کریں۔ یابینک ڈرافٹ نمبر اور مکمل پتہ فون پر لکھوادیں۔
پیته: د فتررسائل وجرائد (بنات اہلسنت)مر کزاہل السنة والجماعة 87 جنوبی سر گو دھا۔
نوٹ: رقم کی ادائیگی بذریعہ منی آرڈر درج بالا پیۃ پر کریں۔
بذريعه بينك ڈرافٹ:ميز ان بينک سر گو دھابنام محمد الياس14010360000900
نوٹ:اپنامکمل نام ویبة ، بینک ڈرافٹ نمبر لاز می ہمیں ارسال کریں اور بذریعہ فون یا
S.M.S یاای میل 🖂 جمیں اس کی اطلاع دیں۔

مضامین سیجنے اور شکایات کے لیے:mag@ahnafmedia.com

فون 🕿: 03326311808

### انالله وانا اليه راجعون

- 🗗 حاجی اخترخان قیصر انی [لیه] انقال فرما گئے ہیں۔
- な شیریار کے داداجان حاجی ولی محمد ٹریفک حادثے میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔
  - 🗗 مولاناخالدزبیر کے دوست ملک شہباز کی دادی جان وفات یا گئیں ہیں۔
- مولانا سعید احمد جلالپوری کے بڑے بھائی مولانا محمد ربنواز جلالپوری انتقال فرما گئے ہیں۔
  - 🗘 مولانا شيخ نضل واحد صاحب انتقال فرما گئے ہیں۔
  - 🗘 مفتی صفی الله مشوانی کی ہمشیرہ انتقال فرما گئی ہیں۔
  - 🕻 ڈاکٹر محمد آصف کی جھتیجی اور محمد توصیف کی بیٹی انتقال فرما گئی ہیں۔
    - 🗘 محمراحمہ کی بیٹی بقضائے الہی انقال کر گئی ہیں۔

مریر بنات اہلسنت سر گودھا متعلم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن حفظہ الله، مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سر گودھا کے اساتذہ کرام ، اراکین اور عملہ، احناف میڈیا سروس کے تمام ذمہ داران ، احناف ٹرسٹ کے ذمہ داران فوت شدگان کے لیے صدق دل سے دعا گوہیں کہ اللہ تعالی ان سب کی مغفرت فرمائے۔ ان کی خطاؤں سے در گزر فرمائے ، ان کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے اور آخرت میں جنت الفر دوس نصیب فرمائے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ وہ ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کرامت مرحومہ کے تمام فوت شدگان اور شہداء کے لیے ایصال ثواب کر دیں۔ کیونکہ اہل السنت والجماعت کے عقیدے کے مطابق ایصال ثواب کا نظریہ بالکل درست ہے اور ہم اس کے قائل ہیں۔

: فوتگی کی اطلاع اس نمبر پر بذریعه SMS دیں۔03326311808

# ماہنامہ بنات اہلسنت ملنے کے پتے

فون نمبرز	علاقه	اليجنسي مولڈرز
03342028787	کراچی	دارالا يمان
03026410277	رائے ونڈ	دارالا يمان
03136969193	اوکاڑہ	مولانا محمد د لاور
03008091899	تصور	مولا ناعبد الله قمر
03212374824	حافظ آباد	مولا ناعبد الله شهزاد
03132317090	آزاد کشمیر	مولانا قاضى نويد حنيف
03153759031	فيصل آباد،لاهور	مولاناخالدزبير
03335912502	چکوال	مولاناخالدزبير
03363725900	وال بھچرال	ضياءالر حم <sup>ا</sup> ن
03084552004	نكانه صاحب	حبيب الرحمن نقشبندي
0331-6704041	ڈیرہ غازی خان	محمد کلیم الله
03023501755	مانسهره	قاضی اسرائیل گڑنگی
03219192406	پشاور	طارق حسين
03067800751	سر گودها	مولاناامان الله

نوان: اليجنسي بك كروانے كے ليے رابطه كريں:

mag@ahnafmedia.com

03326311808